قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

(المصلح الموعودؓ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ خالد ربوہ

وفا 1356 ہش — جولائی 1977ء

ایڈیٹر

حافظ مظفر احمد

ادارہ خالد 77-76ء*

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(کرسیوں پر دائیں سے بائیں)
مکرم اللہ بخش صاحب شاھد معتمد مجلس، مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نائب صدر مجلس، مکرم محترم مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم نسیم مہدی صاحب سابق مدیر خالد، حافظ مظفر احمد مدیر خالد

(کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں) محمد الیاس منیر نائب مدیر - ملک خالد محمود نائب مدیر

*سابق مدیر خالد مکرم نسیم مہدی صاحب کی سوئٹزرلینڈ روانگی کے موقع پر لی گئی تصویر

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ملتان کے دو مناظر

مکرم برکت اللہ صاحب محمود مربی ضلع ملتان خطاب کر رہے ہیں -

سامعین تقریر سن رہے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ❊ فاستبقوا الخیرات

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں" (الہام حضرت مسیح موعودؑ) "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (المصلح الموعودؓ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۲۴ شمارہ ۹

وفا ۱۳۵۶ ہش — جولائی ۱۹۷۷ء

ایڈیٹر
حافظ مظفر احمد

نائبین
• بشارت احمد محمود • ملک خالد محمود
• محمد الیاس منیر • سید حسین احمد

پبلشر: محمد شفیق قیصر
پرنٹر: سید عبد الحی
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد
دار الصدر جنوبی - ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

الفہرس

قیمت فی پرچہ: ایک روپیہ — چندہ سالانہ: دس روپے

خالد
اداریہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جمعہ کی تعطیل

ہر سچے مخلص اور دردمند مسلمان کے لئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ حکومت پاکستان نے جولائی ۱۹۷۷ء سے اتوار کی بجائے جمعہ کی تعطیل مقرر کی ہے۔ حکومت کا یہ اقدام عین اسلامی تقاضا کے مطابق ہے اور جماعت احمدیہ کیلئے خاص طور پر اس لئے بھی خوشی کا موجب ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آج سے بیاسی (۸۲) سال قبل حکومت برطانیہ کے عہد میں تعطیل جمعہ کی تحریک شروع کی تھی ——— اور جماعت احمدیہ کے جملہ اداروں میں جمعہ کی تعطیل ہوتی رہی اور ہو رہی ہے

یکم جنوری ۱۸۹۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار کے ذریعہ مسلمانان برصغیر کو جمعہ کی تعطیل کے لئے حکومت کی خدمت میں ایک میموریل بھجوانے اور اس پر دستخط کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ جمعہ اسلام میں صرف ایک عید کا ہی دن نہیں بلکہ وہ تجدید احکام دین کا بھی ایک خاص روز ہے اس دن میں ہر مسلمان پر فرض ہے کہ مسجدمیں حاضر ہو کر دینی نصائح سنے۔ لیکن بدقسمتی سے ملازمت پیشہ لوگوں کو جمعہ کے لئے فرصت نہیں ملتی اور مسجدیں ویران نظر آتی ہیں۔ قرآن میں خاص طور پر جمعہ کے لئے تاکید ہے اور احادیث میں جمعہ ترک کرنے میں سخت وعید بھی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک مسلمان گورنمنٹ سے اس حق کے طلب کرنے کے لئے اس درخواست پر دستخط کرے جو اسی غرض سے گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجی جائے گی ——— یہ نہایت مبارک کام ہے جمعہ کی تعطیل سے نماز کی طرف مسلمانوں کو ایک خاص توجہ پیدا ہو جائے گی اور کروڑہا آدمی مساجد میں داخل ہو کر تمام ملک کی مساجد کو آباد کر دیں گے۔

(اب وہ درخواست (میموریل) درج کی جاتی ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے تحریر فرما کر مسلمانان ہند کے دستخطوں کے ساتھ حکومت کی خدمت میں بھجوائی :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درخواست بحضور نواب گورنر جنرل وائسرائے کشور ہند بالقابہ برائے منظوری تعطیل جمعہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یہ عرضداشت مسلمانان برٹش انڈیا کی طرف سے جن کے نام ذیل میں درج ہیں بحضور جناب گورنر جنرل ہند دام اقبالہ اس غرض سے بھیجی گئی ہے کہ تا گورنمنٹ عالیہ معروضات ذیل پر توجہ فرما کر تمام برٹش انڈیا کے مسلمانوں کے لئے جمعہ کی تعطیل منظور فرماوے۔ وجوہات عرضداشت یہ ہیں:-

(۱) اول یہ کہ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے مذہبی عبادات اور دینی فرائض کے ادا کرنے کے لحاظ سے بعینہٖ ایسا ہے جیسا کہ اتوار عیسائیوں اور ہندوؤں کے لئے۔ پس چونکہ گورنمنٹ عالیہ نے عیسائیوں اور ہندوؤں کی بجا آوری رسوم عبادت وغیرہ کے لئے اتوار کی تعطیل مقرر کر رکھی ہے تو اس صورت میں یہ گروہ کثیر مسلمانوں کا جو گورنمنٹ کے لطف و احسان کا ایسا ہی امیدوار ہے جیسا کہ عیسائی اور ہندو گروہ یہ حق رکھتا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ ان کے لئے بھی جمعہ کے دن کی تعطیل عطا فرما دے۔

(۲) دوسرے یہ کہ صرف یہی بات نہیں کہ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے بعض خاص عبادات اور رسوم کی بجا آوری کے لئے مقرر ہے۔ بلکہ اس کے ترک کرنے کی حالت میں قرآن شریف اور احادیث میں سخت وعید ہے۔ لہٰذا مذہبی حیثیت سے جمعہ ترک کرنے میں ہر ایک مسلمان دیندار اپنے تئیں ایک گناہ عظیم کا مرتکب خیال کرتا ہے اور ہر ایک بڑے جوش سے اس بات کا خواہاں ہے کہ سرکار انگریزی ضرور یہ تعطیل برٹش انڈیا میں منظور فرماوے۔

(۳) تیسرے یہ کہ تمام نیک دل اور پاک طبع مسلمان جو گورنمنٹ عالیہ کے سچے خیرخواہ ہیں التزام جمعہ کی رسم کو اس محسن گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی اور دلی وفاداری کے لئے ایک علامت ٹھہراتے ہیں مگر بعض دوسرے نالائق نام کے مسلمان جن کی تعداد قلیل ہے اس ملک برٹش انڈیا کو دار الحرب قرار دے کر اپنے خود تراشیدہ خیالات کی رُو سے جمعہ کی فرضیت سے منکر ہیں کیونکہ ان کا گمان ہے جو برٹش انڈیا دار الحرب ہے اور دار الحرب میں جمعہ فرض نہیں رہتا پس کچھ شک نہیں کہ جمعہ کی تعطیل سے ایسے بدباطن کمال صفائی سے شناخت کئے جائیں گے کیونکہ اگر باوجود تعطیل کے پھر بھی وہ جمعہ کی نمازوں میں حاضر نہ ہوئے تو یہ بات کھل جائے گی کہ درحقیقت وہ نالائق اس گورنمنٹ کے ملک کو دار الحرب ہی قرار دیتے ہیں تبھی تو جمعہ کی پابندی سے عمداً گریز کرتے ہیں۔ سو اس صورت میں یہ مبارک دن نہ صرف مسلمانوں کا عبادات خاصہ کا ایک دن ہوگا بلکہ گورنمنٹ کے لئے بھی ایک سچے مخبر کا کام دے گا اور ایک معیار کی طرح کھرے اور کھوٹے میں فرق کر کے دکھلاتا رہے گا۔ چنانچہ اس درخواست پر بھی فرق

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انھیں سچے خیر خواہوں کے دستخط درج ہیں جو اس ملک کو دارالحرب قرار نہیں دیتے اور دلی سچائی سے گورنمنٹ کی حکومت کو قبول کر لیا ہے اور اپنے لئے سراسر برکت اور رحمت سمجھا ہے اور کچھ شک نہیں کہ جمعہ کی تعطیل سے ایسے لوگ جو غلطیوں میں پڑے ہوئے ہیں اثر پذیر بھی ہوں گے اور گورنمنٹ کے دلی خیر خواہ بہت ترقی پذیر ہوں گے اور بد باطن "تارک الجمعہ" بڑی آسانی سے شناخت کئے جائیں گے۔ .... سو جمعہ ان دونوں فریقوں کے پرکھنے کے لئے ایک معیار ہے۔

(۴) چوتھے یہ کہ اسلامی تعطیلیں ہندوؤں کی تعطیلوں سے نصف سے بھی کم ہیں۔ پس اس صورت میں بھی گورنمنٹ کے مراحم خسروانہ کا یہی تقاضا ہونا چاہیئے کہ جمعہ کی تعطیل کرنے سے اس نقصان کا جبر کرے

(۵) پانچویں یہ کہ چونکہ جمعہ کی تعطیل ہم مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس لئے ہم یہ بھی باادب التماس کرتے ہیں کہ اگر ہماری محسن گورنمنٹ اتوار کی تعطیل کو ہمارے لئے موقوف رکھ کر اس کے عوض ہمیں صرف جمعہ کی تعطیل دے دے تو ہم تب بھی بصدق دل راضی ہیں مگر بہرحال ہم رعایا کی درخواست یہی ہے کہ جمعہ کی تعطیل ہو۔

(۶) چھٹے یہ کہ ہماری مہربان گورنمنٹ کو اس بات کا خوب علم ہے کہ تمام اسلامی سلطنتیں اور ریاستیں قدیم سے جمعہ کی تعطیل کرتے ہیں۔ سلطنت روم میں جمعہ کی تعطیل ہے اور حیدرآباد کی ریاست وغیرہ میں بھی جمعہ کی تعطیل ہی مقرر ہے تو اس صورت میں گورنمنٹ کے احسانات پر ہمیں یہی توقع ہے کہ ہم اس فیاض گورنمنٹ کی رعایا ہو کر پھر ایسے بدقسمت نہ ٹھہریں کہ دوسرے مسلمانوں کی یہ خوش قسمتی دیکھ کر کہ وہ دوسری ریاستوں میں اس عظیم الشان مذہبی دن کی تعطیل سے مذہبی فرائض کو بخوبی بجا لاتے ہیں آتش رشک میں جلا کریں۔ چونکہ ہم سچے دل سے گورنمنٹ کے اور گورنمنٹ ہمارا ہے اور دائمی تعلقات اور بقاء دولت، گورنمنٹ کے لئے سچے دل سے دعا کرتے ہیں تو کیا ہم گوارا کر سکتے ہیں کہ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں یہ ارمان ہمارے دل میں چلا جائے کہ کیوں ہمارے لئے وہ بات حاصل نہیں جو دوسری ریاستوں کی رعایا کو حاصل ہے یہ بھی عاجزانہ عرض ہے کہ ہم رعایا نے اب تک گورنمنٹ میں اس بات کی کبھی تحریک نہیں کی کیونکہ یہی رعیتانہ ادب کا تقاضا تھا کہ صبر اور آہستگی سے اس درخواست کو پیش کریں۔ سو اب بڑی امید کے ساتھ پیش کی گئی۔

(۷) ساتویں یہ بات بھی گورنمنٹ عالیہ میں عرض کر دینے کے لائق ہے کہ؛ (باقی صہ۴۹ پر)

گذشتہ سے پیوستہ

تاریخِ اشاعتِ اسلام

جناب محمد شفیق قیصر ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مشرقی افریقہ میں تبلیغِ اسلام

اب میں اختصار کے ساتھ مشرقی افریقہ کے ملک کینیا میں احمدیت کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا خاکہ پیش کرونگا۔

۱۸۹۵ء میں برطانوی عہد حکومت میں یوگنڈا ریلوے کا عظیم منصوبہ شروع ہوا۔ یہ اتنا بڑا منصوبہ تھا کہ اس کی تکمیل کے لئے برطانوی حکومت نے ہندو پاکستان سے ماہرین اور مختلف پیشہ وروں کو ہزارہا کی تعداد میں مشرقی افریقہ میں بلایا۔ ان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض جلیل القدر صحابہ بھی تھے۔ جو اسی غرض کے لئے یہاں پہنچے۔ چنانچہ حضرت منشی محمد افضل رضؓ ایڈیٹر اخبار البدر اور حضرت میاں عبداللہ صاحبؓ کو مسلم ۱۸۹۶ء میں یوگنڈا ریلوے میں بھرتی ہو کر مشرقی افریقہ پہنچے۔ اسی سال حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل رضؓ، شیخ محمد بخش رضؓ، شیخ نور احمد جالندھری اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خادم خاص حضرت شیخ حامد علی ساکن تھہ غلام نبی بھی یہاں پہنچے۔ بعض صحابہ کو آب و ہوا موافق نہ آئی اور وہ واپس چلے گئے۔

حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل رضؓ گوڑیانی فوج میں ملازم تھے۔ آپ نے اپنے حلقہ میں تبلیغ کا کام شروع کردیا اور آپ کے ذریعہ کئی خوش نصیبوں کو قبولِ حق کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کو ممباسہ کے مضافات کے علاوہ مشرقی افریقہ کی دوسری نیدرگاہوں پر بھی جانے کا موقعہ ملا اور آپ نے ہر جگہ تبلیغ کی۔ حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل رضؓ تین سال بعد واپس آگئے۔ آپ کے بعد حضرت منشی محمد افضلؓ اور حضرت شیخ نور احمدؓ ہر قسم کی مخالفت کے باوجود اشاعتِ احمدیت میں مصروف رہے۔ آپ کے ذریعہ جن لوگوں کو قبولِ حق کی سعادت نصیب ہوئی ان میں سب سے ممتاز خود حضرت ڈاکٹر رحمت علیؓ آف رحمل گجرات تھے۔ جنہوں نے قبولِ حق کے بعد اپنے اندر خاص تبدیلی پیدا کی اور اپنے نیک نمونہ سے اپنے حقیقی بھائی حضرت حافظ روشن علی رضی اللہ عنہ کو بھی سلسلہ احمدیہ سے منسلک کر دیا۔

خلافتِ ثانیہ کے ابتداء میں بھی ہندو پاکستان کے مختلف علاقوں سے احمدیوں کی کافی تعداد مشرقی افریقہ پہنچی اور ان میں سے اکثر نے اپنے اپنے رنگ میں تبلیغ کا کام کیا۔ اسی زمانہ میں یہاں احمدیت کی مخالفت ہونے لگی جماعت کے خلاف کثرت سے اشتہارات شائع ہونے لگے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس عرصہ میں محترم قاضی عبدالسلام بھٹی نے گراں قدر تبلیغی خدمات اس خطہ میں سرانجام دیں آپ ۱۹۲۷ء میں یہاں تشریف لائے۔ آپ نے کثرت کے ساتھ اشتہارات شائع کئے اور پھر باقاعدہ ایک پریس کا قیام بھی آپ کے ذریعہ سے عمل میں آیا۔

ایسٹ افریقن ٹائمز کے ایڈیٹر کے طور پر بھی آپ کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

۱۹۳۴ء میں انجمن حمایت اسلام نیروبی نے فیصلہ کیا کہ احمدیوں کی تبلیغی کوششوں کے مقابلہ کے لئے کوئی عالم منگوایا جائے۔ چنانچہ اخبار زمیندار کے ایڈیٹر مولانا ظفر علی خاں کی سفارش پر لال حسین اختر مشرقی افریقہ پہنچے۔ اس پر جماعت نیروبی نے بھی یہی مناسب سمجھا کہ مرکز سے درخواست کی جائے کہ یہاں عارضی طور پر کسی مبلغ کو بھجوایا جائے۔ جب یہ معاملہ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں پیش ہوا تو حضور نے محترم شیخ مبارک احمد صاحب کو مشرقی افریقہ کے لئے منتخب فرمایا۔ آپ نومبر ۱۹۳۴ء میں مشرقی افریقہ پہنچے۔ آپ نے یہاں آتے ہی احمدی جماعتوں کو منظم کرنا شروع کیا۔

۱۹۳۵ء میں آپ نے لال حسین اختر سے "حیات و وفات مسیح"، "انقطاع و اجرائے نبوت" اور "صداقت مسیح موعودؑ" کے موضوع پر کامیاب مناظرہ کیا جو "مباحثہ نیروبی" کے نام سے شائع شدہ ہے۔ آپ کی شاندار کامیابی معاندین کی آنکھوں میں بری طرح کھٹکنے لگی وہ ہردم آپ کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے تھے۔ آپ پر حملہ کیا گیا۔ جس سے آپ زخمی بھی ہوئے اور جب

کا یہ حربہ بھی ناکام رہا تو انھوں نے سوشل بائیکاٹ کا حربہ چلایا مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ حربہ بھی ناکام رہا اور جو اس کے سرغنہ تھے انہیں خدا تعالیٰ نے قبول حق کی سعادت عطا فرمائی۔

محترم شیخ صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایات کی روشنی میں منظم رنگ میں مقامی باشندوں میں تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ اس سے پہلے اس طرف جماعت کے دوستوں کو توجہ نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے کام میں بہت برکت دی اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام مشرقی افریقہ میں مقامی لوگوں کی جماعتیں بھی قائم ہوگئیں اور بعض بااثر اور نامور شخصیتیں احمدیت میں داخل ہوئیں۔

۱۹۳۶ء میں آپ نے سواحیلی اخبار "مینیزی یا منگو" جاری فرمایا جو آج تک شائع ہوتا ہے اور تبلیغ اسلام کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ افریقن مسلمانوں نے اس رسالہ کی خوب آؤ بھگت کی اور بعض نے یہاں تک کہا کہ

"اس رسالہ کے ذریعہ ہم اندھیرے سے نکل کر نور میں آ گئے ہیں اور عیسائی پادریوں کی باتوں کا جواب دینا ہمارے لئے آسان ہو گیا ہے۔"

عیسائی پادریوں نے اس رسالہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے پیش نظر یہ اعلان کرنا شروع کر دیا کہ جس کسی کے ہاتھ میں احمدیہ مشن کا یہ رسالہ آئے اسے فوراً جلا دیا جائے اور رومن کیتھولک کورس کا پڑھنا حکماً بند کیا جاتا ہے۔ عیسائی اخبارات کے ایڈیٹروں نے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شیخ صاحب کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں مگر اللہ تعالیٰ
کے فضل سے وہ شیخ صاحب موصوف کا کچھ نہ بگاڑ سکے
اور اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں برکت دیتا چلا گیا۔

شیخ صاحب کی دور رس نگاہوں نے یہ بھانپ
لیا کہ احمدیہ سکولوں کا قیام اس ملک میں بہت ضروری
ہے۔ آپ نے اس طرف بھی توجہ فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے
فضل سے مخالفتوں اور مشکلات کے باوجود ۱۹۴۳ء
میں ٹبورہ احمدیہ سکول کا قیام عمل میں آیا۔

تبلیغ اسلام کا ایک مؤثر ذریعہ مختلف سکولوں
میں اسلام پر تقاریر ہے۔ شیخ صاحب نے اس طرف بھی
خصوصی توجہ دی۔ آپ نے اس ذریعہ سے خصوصی فائدہ
اٹھایا۔ لٹریچر کی تیاری کی طرف بھی آپ نے خصوصی توجہ
دی اور سب سے پہلے سواحیلی ترجمہ قرآن کی طرف
توجہ فرمائی اور سترہ سال کی محنت شاقہ کے بعد ۱۹۵۲ء
میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کی کسی جماعت نے سواحیلی زبان
میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا۔ اس کے علاوہ بہت
سا قیمتی لٹریچر شائع کیا گیا۔ مساجد کی تعمیر کی گئی جس
کی تفصیلات آپ دیگر بزرگوں کی زبانی سنیں گے۔

شیخ صاحب کے ذریعہ بعض انگریز بھی یہاں
احمدیت میں داخل ہوئے جن میں احمد لاسن قابل ذکر
ہیں۔ انہوں نے جماعت میں داخل ہوتے ہی اسلام
کے متعلق مضامین کا سلسلہ شروع کر دیا اور متعدد
چھوٹے چھوٹے پمفلٹ لکھے جو بہت مقبول ہوئے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے مشرقی
افریقہ میں ٹھوس بنیادوں پر کام کیا جسے خدا تعالیٰ
نے اس چھوٹی سی جماعت کو ایسے ایسے عظیم الشان کام
کرنے کی اس خطہ میں توفیق عطا فرمائی جس کی توفیق بڑی
بڑی مالدار تنظیموں کو نہ مل سکی۔

عیسائی پادری اور غیر ملکی مسیحی مشنری جب
عیسائیت کی دھاک بٹھانے کے لئے افریقہ کا رخ کرتے
ہیں تو اس وقت بھی ان کا مقابلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے
احمدی مبلغ ہی کرتے ہیں۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل
سے کینیا میں ۲۷ مقامات پر جماعتیں قائم ہیں۔ ۱۴
مساجد اب تک بن چکی ہیں۔ دو نرسری سکول بھی کامیابی
سے چل رہے ہیں۔ ۵ مرکزی مبلغین کام کر رہے ہیں
۶ مقامی مبلغین کام کر رہے ہیں۔ مطبوعات کی تعداد
۲۷ ہے جو ہزاروں کی تعداد میں شائع کی جا چکی ہیں بعض
کتب کے کئی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ مرکز کی
طرف سے سواحیلی ترجمہ قرآن کے دوسرے ایڈیشن
کے علاوہ "دعوۃ الامیر"، "اسلام اور دیگر مذاہب"
"ادعیۃ الفرقان"، "ادعیۃ الرسول"، "ایک غلطی کا ازالہ"
"کتاب التجوید" اور "اسباق الاسلام" شائع ہو چکی ہیں

مشرقی افریقہ کے احمدیہ مشن کے متعلق غیروں
کی آراء میں سے صرف ایک حوالہ اس موقعہ پر پیش
کرتا ہوں۔ یہ حوالہ احمدیت کے شدید معاند اخبار
"نوائے وقت" کا ہے۔ "نوائے وقت" کے نامہ نگار
متعین امریکہ حنیف ملک لکھتے ہیں:۔

"حال ہی میں امریکہ کے مشہور و
معروف پادری بلی گراہم نے افریقہ
کا دورہ کیا۔ گزشتہ ہفتہ انہوں نے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

صدر آئزن ہاور سے وائٹ ہاؤس
میں چالیس منٹ تک تبادلہ خیالات
کیا اور صدر آئزن ہاور کو یہ مشورہ دیا
کہ وہ نائیجیریا کا دورہ کریں ......
انھوں نے رپورٹروں کو بتایا کہ مسلمان
مشرقی امریکہ میں جب سات حبشیوں
کو مسلمان بنانے میں تو عیسائی مشنری
کہیں مشکل سے تین کو عیسائی بنانے
میں کامیاب ہوتے ہیں "

پھر آگے چل کر لکھتا ہے :-

" افریقہ میں اگر کوئی پاکستانی مذہبی
مشنری کام کر رہی ہے تو وہ جماعت
احمدیہ ہے ۔ مشرقی افریقہ میں مسلمانوں
کی آبادی پندرہ فیصد ہے ۔ نیروبی
میں تو غیر احمدیوں نے ایک بہت بڑا
مذہبی تبلیغی مرکز قائم کر رکھا ہے ۔
اخبار بھی شائع کرتا ہے ....
بلی گراہم جب اپنے حالیہ دورہ میں
نیروبی گئے تو اسلام کی طرف سے اگر
کسی جماعت نے انھیں مباحثہ کی
دعوت دی تو وہ جماعت احمدیہ تھی "

(نوائے وقت لاہور ۲ / اپریل ۱۹۶۰ء)

اس موقعہ پر میں اپنے بھائیوں کے سامنے حضرت
المصلح الموعود کا ایک حوالہ پیش کر کے اپنے مضمون
کو ختم کرتا ہوں :-

" خدا نے ان افریقی ممالک کو احمدیت
کے لئے محفوظ رکھا ہوا ہے اور اسلام
کی ترقی کے ساتھ ان کا نہایت گہرا
تعلق ہے ۔ ہمارا مستقبل افریقہ کے
ساتھ وابستہ ہے ۔ افریقی ممالک میں
دس پندرہ کروڑ کی آبادی ہے جو انہی
حالات میں سے گزر رہی ہے جن میں
سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
بعثت کے وقت عرب گزر رہا تھا
وہ خشک لکڑیاں ہیں جو سوکھے
ہوئے پتوں کے ڈھیر ہیں جو میلوں
میل مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے
ہیں ۔ مگر ضرورت ان ہاتھوں کی ہے
جو دیا سلائی لیں اور ان خشک لکڑیوں
اور پتوں کے ڈھیر کو جلا کر راکھ کر دیں ۔
ایسی راکھ جو دنیا کی نظر میں تو راکھ
ہوگی لیکن خدا تعالیٰ کی نظر میں وہ تریاق
ایسے کیمیاوی مادے اپنے اندر رکھتا
ہوگا کہ نہ صرف ان لوگوں کی زندگی کا
باعث ہوگا بلکہ ساری دنیا کو زندہ
کرنے کا ذریعہ بن جائے گا ۔ خدا تعالیٰ
نے عین وقت پر مجھے اس طرف توجہ
دلائی اور پھر اس نے محض اپنے فضل
سے غیر معمولی ترقی کے دروازے اس
ملک میں ہمارے لئے کھول دیئے ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ نے یہ راز مجھ پر کھول دیا کہ یہ وہ ملک ہے جس میں ہمارے لئے غیر معمولی طور پر ترقی کے راستے کھلے ہیں اور جن کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا......

اگر ہمارے نوجوان جلد جلد اس ملک میں تبلیغ کے لئے نہیں جائیں گے اور قلیل سے قلیل عرصہ میں سارے علاقہ کو فتح کرنے کی کوشش نہیں کریں گے تو ہمارے لئے ترقی کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی۔ خدا نے یہ علاقہ ہمارے لئے ہی رکھا ہے مگر ہو سکتا ہے کہ دوسرے لوگ آئیں اور اس علاقہ کو ہم سے چھین کر لے جائیں ......اگر ہم کچھ بھی کوشش کریں تو چونکہ حق ہمارے ساتھ ہے اس لئے نہ صرف حق کے لحاظ سے ہمیں غلبہ حاصل ہو گا بلکہ افریقن فطرت بھی ہماری تائید کرے گی اور ہر حریف پر ہمیں فضیلت حاصل ہو گی کہ وہ تو صرف طاقت کے زور سے چھیننا چاہے گا۔ مگر ہمیں سچائی کی طاقت حاصل ہو گی اور افریقن فطرت بھی ہماری تائید کرے گی اس لئے وہ قومیں بہرحال ہماری طرف آئیں گی اور ان کی طرف نہیں جائیں گی ——— پس ہمارے لئے یہ بڑی ہوشیاری اور بیداری کا وقت ہے انتہائی سرعت اور تیزی کے ساتھ کام کرنے کا وقت ہے۔ دنوں اور مہینوں کے اندر ہمیں تمام افریقہ پر چھا جانا چاہیئے ——— اور تثلیث کی بجائے خدائے واحد کی بادشاہت اس ملک میں ہمیشہ کے لئے قائم کر دینی چاہیئے"

(خطاب ۱۸ فروری ۱۹۴۵ء مطبوعہ ۸ فروری ۱۹۶۱ء)

○

وعدہ خاص وقف جدید

قائدین اضلاع و مجالس وقف جدید کے وعدہ خاص کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں وعدہ جات کی وصولی اور ادائیگی کی طرف بھی فوری توجہ کی ضرورت ہے مرکز کو وعدہ جات کی فہرستیں جن مجالس نے ارسال نہیں کیں وہ جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں! فجزاکم اللہ!

سیکرٹری وقف جدید
مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

○

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انقلابِ روحانی

جناب شیخ عبدالقادر رستم پارک لاہور

حسنِ عالم کو ترا فیضِ نظر کہتے ہیں
اور ترے نور کو تکمیلِ بشر کہتے ہیں

دیکھنے والے تجھے رشکِ قمر کہتے ہیں
دل کی دھڑکن کو ترا جذبِ اثر کہتے ہیں

لوگ کہتے ہیں جسے کون و مکاں کی وسعت
ہم اسے دائرۂ حدِّ بشر کہتے ہیں

کس نے خاموش چٹانوں میں وہ منظر دیکھا
اہلِ دل جس کو تماشائے دگر کہتے ہیں

چھوٹے افکار میں بھٹکی ہوئی دنیا دیکھی
کتنے سادہ ہیں اسے فکر و نظر کہتے ہیں

تو وہ مشکوٰۃ کہ روشن ہے چراغِ وحدت
نور پر نور، تجھے اہلِ نظر کہتے ہیں

تو ہو پردے میں تو آفاق سراسر ظلمت
ہم تری چہرہ نمائی کو سحر کہتے ہیں

تو نے دنیا کے کناروں کو سمٹتے دیکھا
اسی تقدیر کو ہم کشفِ نظر کہتے ہیں!

حاصلِ مطالعہ

جناب شیخ عبدالغفور لاہور ———

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ماضی کی صدائے بازگشت

● کیا آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پہاڑی وعظ، انہی کی زبان میں دوبارہ سن سکتے ہیں؟

● سکندر اعظم کے ولولہ انگیز خطاب کے لئے آپ گوش برآواز ہو سکتے ہیں؟

● زرتشت کے مکالمات آپ کے کانوں میں رس گھول سکتے ہیں؟

● سقراط کے خیالات عالیہ، جب اسے زہر کا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ کی روح میں مٹھاس سمو سکتے ہیں؟

ایسا شاید کبھی نہ ہو کیونکہ علماءِ فطرت کا آج کا فیصلہ بہرکیف یہ ہے کہ:۔

"تاریخ کے ہر دور میں کسی خاص موقع پر جو الفاظ کہے گئے ان کی بازگشت اب دائرۂ امکان سے باہر ہے۔"

آوازوں کی دوبارہ تسخیر ایک سہانا خواب ہے

ہمارے ادبیات کا دلچسپ موضوع ———

ایک ادیب نے موسم سرما کو اتنا سرد لکھا ہے کہ ایک شکاری کی لَے اس کی نفیری میں جم کر رہ گئی اور جب موسم بہار آیا تو قابلِ تنقید تانیں اس میں سے نکل پڑیں۔ ———

ایک کردار ——— منجمد سمندر کے محدود [illegible] میں جہاز چلاتے ہوئے حیران رہ جاتا ہے جب کسی [illegible] آتے ہوئے اس نے ایک عجیب آواز سنی جیسے کوئی توپ داغی گئی ہو، گولیاں چلنے کی سیٹی سنائی دی، انسانوں کی چیخ و پکار بھی سنی گئی اور زرہ بکتر کی جھنکار بھی۔ جنگی بگل بجتے رہے، گھوڑے ہنہناتے رہے۔ یہ سب آوازیں ایک عظیم جنگ کی تھیں جو فضا میں یخ بستہ ہو گئی تھیں اور اس وقت پگھل پگھل کر سننے کے لائق ہو رہی تھیں۔

"خواب و خیال کی دنیا میں رہنے والے ایک ماہر آثار قدیمہ نے آواز

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ مطابقت پیدا کرتے
کے طور پر گمان ظاہر کیا ہے کہ
جس طرح آواز بھرے ریکارڈ کی
نالیوں پر چلنے والی سوئی صوتی
اثرات کو نیا جنم دیتی ہے۔ اسی
طرح ہزاروں سال پہلے پلستر کرنے
والوں کی آوازیں جو قدیم عمارتوں
اور عبادت گاہوں کی پختہ دیواروں
پر جم گئی تھیں اس وقت کی منتظر
ہیں کہ کوئی سوئی چلا کر ان
آوازوں کو نئی زندگی عطا کر دے
تاریخ کے ان سربستہ حقائق کو
دوبارہ سننے کی تمنا آواز کی اس
طاقت کا اظہار کرتی ہے کہ وہ ہمیں
واپس عہدِ ماضی میں لے جائے گی۔"
(مضمون "ماضی کی صدائے بازگشت")
یہ اقتباس یونیسکو کے رسالہ "پیامی" سے
لیا گیا ہے۔ "دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں" اسی
محاورے پر شاید یہ خیالی قلعہ تعمیر کیا گیا۔

خواب و خیال کی دنیا سے واپس لوٹیے!
یہ تو آپ کو یاد ہو گا کہ ایک سائنسدان سمندر
کے کنارے لہروں کی زبانی کوئی آواز سن رہا تھا۔
وہ گوش برآواز تھا، کہیں دور سے ... آرہا تھا۔
اس میں سواد آتے ہوؤں کی آوازیں تھیں جو "لانگ ویو"
میڈیم لینی لہروں کے ذریعہ ... نوازی

کے لئے لبیک رہی تھیں۔
لاسلکی پیغام رسانی کی ایجاد کا یہ پہلا دن
تھا۔ آج آپ چاند کے راہی یا سفیرانِ خلا سے
باتیں کرتے ہیں۔ مریخ کے سگنل سنتے ہیں۔ کائناتی
اصوات کے لئے گوش برآواز ہیں۔ اسی ایجاد کے طفیل
خلا میں بکھری ہوئی آوازیں ہم مادی دنیا
میں نہیں سن سکتے؟ مثلاً"

- غارِ حرا میں کی گئیں پرسوز دعائیں، ایک اُبلتی ہنڈیا کی آواز ہم دوبارہ سن پائیں گے؟
- حضرت خدیجہؓ کے تسلی آمیز بول پہلی وحی کے نزول پر کہ:—

"نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو

• بیج چارہ • ٹوسن • شفتل • برسیم وغیرہ
• چنے سفید • چری اور • مرچ کنری
کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں
خدمت کا موقع دیں!

نصف کمپنی

پرانی غلہ منڈی - لائلپور
فون نمبر
۲۷۹۲۶

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سکتا بلکہ آپ خوش ہوں۔ خدا کی
قسم اللہ آپ کو کبھی ضائع نہیں
کرے گا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے
ہیں اور ہمیشہ سچ بولتے ہیں اور
لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں......
آپ مہمان نواز ہیں اور راہ راست
میں ہر چند معین و مددگار ہیں۔"
یہ جملے کیا ہم دوبارہ سن سکتے ہیں؟

— خطبہ حجۃ الوداع کے زندگی بخش جملے
اب ہم دوبارہ سن سکتے ہیں؟
نہیں شاید کبھی نہیں۔ لیکن ٹھہریئے انسان
کے مادی حواس جہاں ختم ہوتے ہیں روحانی حواس
وہاں سے شروع ہو جاتے ہیں۔ حسیات روحانیہ
کو نشوونما دینے والے سن سکتے ہیں۔ یقین مانیئے
وہ سن سکتے ہیں جس طرح پہلے سنتے رہے۔
مثالیں موجود ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ اپنی کتاب
"فیوض الحرمین" میں فرماتے ہیں:۔
"میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
آپ کے اس قول کے کہ "ابھی
آدم کا خمیر پانی اور مٹی میں تیار ہو
رہا تھا کہ میں نبی تھا۔" معنی دریافت
کیئے لیکن میرا یہ سوال زبان مقال
سے نہ تھا بلکہ ہوا یہ کہ میری روح
اس راز کو جاننے کے شوق اور میں

کی محبت میں سرشار ہو گئی۔"
(مشاہدہ ۱۱)

اس روحانی میڈیم سے محبوب و محب میں
سوال و جواب ہوتے۔

اب ۲۳ واں مشاہدہ ملاحظہ ہو:۔
"اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا
ہی نہ کرتا۔"
اس حدیث کی حقیقت معنوی بھی آپ نے براہ راست
روح محمدیؐ سے اخذ کی۔

حضرت محی الدین ابن عربیؒ کے شاگرد رشید
صدرالدین قونوی کا بیان ہے کہ:۔
"ابن عربیؒ میں ایسے جوہر موجود
تھے جن کو بیان کرنا مشکل ہے
روحانی مراتب کا یہ حال تھا کہ انبیاءؑ
سلف کی ارواح مبارکہ سے
بالمشافہ گفتگو کر لیتے اور ان کی
آسمانی محفلوں میں حاضر ہو جاتے
تھے۔" (ابن عربی ص۲)

محی الدین ابن عربیؒ نے فرمایا:۔
"اللہ تعالیٰ کلام فرماتا ہے مگر انسان
کی طرح اس کا کلام نہ حرف ہے،
نہ صوت، نہ نغمہ، نہ لغت۔ وہ
تو ان سب چیزوں کا خالق ہے
اس کی طرح اس کا کلام بھی قدیم ہے
اسے کلام کے لیئے انسان کی طرح

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعضا کی ضرورت نہیں۔"
(ابن عربی صفحہ ۳۸)

ابن عربی کہتے ہیں کہ:۔
"امّتِ محمدیہ میں انبیاء و اولیاء اللہ کے لیے حد پسندیدہ بندے ہوتے ہیں۔ نبی یا ولی وہ ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ امت کی خدمت کے لئے مقرر کرکے اس پر اپنی خاص عنایت فرماتا ہے...... اسے کشفی حالت میں کلامِ الٰہی اور کلامِ رسولؐ کے اسرار کھلتے معلوم ہوتے ہیں۔ اُسے ایسا لگتا ہے گویا یہ سب خود اس پر از سرِ نو نازل ہو رہا ہے..... ایک ولی کامل کو اللہ تعالیٰ یہ ملکہ بھی عطا کرتا ہے کہ وہ صحیح اور غلط حدیث میں کشفی طور پر تمیز کر لیتا ہے...... وہ اکثر قولِ رسولؐ اور عملِ رسولؐ کی روایات کو خود رسول اللہؐ سے پوچھ لیتے ہیں اور آپ یا تو تصدیق فرما دیتے یا انکار کر دیتے ہیں۔"
(ابن عربی صفحہ ۴۹-۵۰)

ابن عربی کہتے ہیں کہ:۔
"اس کائنات کی ہر شے زندہ، گویا اور بینا ہے۔ انہوں نے خود جمادات و نباتات کو تسبیح و حمد و ثنا میں مصروف پایا ہے۔ یہ حمد و ثنا و تمام لوگوں کو سنائی نہیں دیتی لیکن جن لوگوں کو اللہ نے قوتِ سماعت عطا کی ہے وہ اس حمد و ثناء کو بہ آسانی سن سکتے ہیں۔" (ابن عربی صفحہ ۴۸)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام قیصرۂ ہند کو دعوتِ اسلام دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔
"خدا کی عجیب باتوں سے جو مجھے ملی ہیں ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے یسوع مسیحؑ سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے اور اس سے باتیں کرکے اس کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے جو توجہ کے لائق ہے کہ حضرت یسوع مسیحؑ ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے وہ یہی ہے۔ یہ مکاشفہ کی شہادت بے دلیل نہیں ہے بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالبِ حق نیت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے پاس رہے، اور وہ حضرت مسیحؑ کو کشفی حالت میں دیکھنا چاہے

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سیرت و سوانح

(آخری قسط)

جناب محمود مجیب اصغر انجینئر ہلینڈ ہل سرگودھا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی

حیاتِ طیبہ کا مختصر خاکہ

● ۱۸۹۵ء میں آپؑ نے گرونانک کے مسلمان ہونے کا انکشاف کیا اس کے علاوہ ایک زبردست علمی انکشاف آپؑ نے یہ فرمایا کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ نے کشمیر کی طرف سفر کیا اور فوت ہو کر سری نگر محلہ خانیار میں دفن ہوئے جہاں اُن کی قبر اب تک موجود ہے۔

● ۱۸۹۶ء میں آپؑ نے امیرِ کابل کو تبلیغی خط لکھا نیز مخالف علماء اور سجادہ نشینوں کو دعوتِ مباہلہ دی۔ حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ آف چاچڑاں شریف نے آپؑ کے مسیح موعود ہونے کی تصدیق کی۔

اسی طرح سعید آباد حیدر آباد (سندھ) کے ایک بزرگ سیّد رشید الدین پیر صاحب العلم نے آپؑ کے منجانب اللہ ہونے کی شہادت دی

اسی سال لاہور میں جلسۂ مذاہبِ عالم منعقد ہوا جس میں مسلمانوں کی طرف سے آپؑ کا مضمون پڑھ کر سنایا گیا۔ اس مضمون سے اسلام کو فتحِ عظیم نصیب ہوئی۔ مضمون کے بالا رہنے کی پیشگوئی آپؑ نے پہلے ہی شائع فرما دی تھی جو کہ پوری ہوئی اور ملک کے اکثر جرائد نے اس کی تصدیق کی۔

اسی سال ۱۷ مارچ کو عید الفطر سے اگلے دن شام ساڑھے پانچ بجے پنڈت لیکھرام آپؑ کی پیشگوئی کے مطابق غیبی ہاتھ سے مارا گیا اور قاتل کا سراغ تک نہ ملا۔

● ۱۸۹۷ء میں ساٹھ سالہ جوبلی پر آپؑ نے ملکہ وکٹوریہ کو دوسری بار دعوتِ اسلام دی۔ اسی سال آپ پر قتل کا ایک جھوٹا مقدمہ بنایا گیا۔ کپتان ڈگلس کی عدالت سے آپؑ باعزت طور پر بری کر دیئے گئے۔ اخبار الحکم بھی اسی سال جاری ہوا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

● ۱۸۹۸ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان قائم فرمایا۔

طاعون پھیلنے کی پیشگوئی بھی اسی سال شائع ہوئی۔ آپؑ نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو دعوت مباہلہ دی۔ مقابلے پر آنے کی بجائے اس نے ابوالحسن تبتی اور محمد بخش جعفر زٹلی کے ساتھ مل کر ان کی طرف سے آپؑ کو گالیوں سے بھرا ہوا اشتہار دیا۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی:۔

"میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا۔"

چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی اور ساتھیوں کے کئی طریقوں سے ذلت کے سامان پیدا ہوئے۔

● ۱۸۹۹ء میں آپؑ نے ایک میموریل کے ذریعے گورنمنٹ کی خدمت میں ایک عالمی مذہبی جلسہ کرنے کی درخواست کی۔

● ۱۹۰۰ء میں خطبہ الہامیہ بموقع عید الضحیٰ کا زبردست علمی نشان ظاہر ہوا۔ اسی سال آپؑ نے اپنے آقا و مطاع حضرت خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے تحت جہاد بالسیف کے التوا کا فتویٰ صادر فرمایا۔

اسی سال "منارۃ المسیح" کی بنیاد رکھی گئی۔

اسی سال پیر مہر علی گولڑوی اور ان کے ہمنوا مولویوں کو علمی مقابلہ کی دعوت دی اور انعامی اشتہار شائع فرمایا۔

جماعت کا نام "مسلمان فرقہ احمدیہ" رکھا۔

اسی سال افغانستان کے مشہور مذہبی پیشوا اور بزرگ صاحبزادہ سید عبد اللطیفؓ (علاقہ خوست) نے آپؑ کی بیعت کی۔

اسی سال لاہور کے بشپ عیسائی فاضل ڈاکٹر الفریڈ لیفرائے نے اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف لیکچر دیئے۔ آپ نے ان کا دفاع کیا۔ بشپ کو مباحثے کی دعوت دی گئی لیکن وہ فرار ہو گیا۔ اس سے اسلام کو بڑی کامیابی نصیب ہوئی۔

● ۱۹۰۱ء میں آپ نے مشہور عربی تفسیر "اعجاز المسیح" تصنیف فرمائی۔ مخالف علماء کو صلح کی مخلصانہ پیشکش کی گئی۔ حضرت مولوی عبد الرحمانؓ شاگرد رشید حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیفؓ کابل میں شہید کر دیئے گئے۔

اسی سال آپ نے اپنے ظلّی امتی اور غیر تشریعی نبی اور رسول ہونے کا تحریری طور پر اعلان فرمایا۔

● ۱۹۰۲ء میں رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" جاری ہوا جس سے مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔

اسی سال آپ نے السید محمد رشید رضا کو عربی میں مقابلہ کرنے کا چیلنج دیا۔ جماعتی چندوں کے لئے ایک نظام کی بنیاد رکھی۔ جماعت کے لئے قرآن و حدیث کی تعلیمات کے خلاصے پر مشتمل ایک کتاب "کشتی نوحؑ" تصنیف و شائع فرمائی۔ اخبار "البدر" جاری فرمایا۔

اسی سال آپ کے دو صاحبزادوں حضرت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ اور حضرت مرزا بشیر احمد ایم اےؓ کے نکاح ہوئے آپ کی ساری اولاد کے نکاح خوان حضرت مولانا حکیم نورالدین بھیرویؓ تھے۔

اس سال کا مشہور ترین واقعہ امریکہ کے لاٹ پادری اور مدعی الیاس ثانی ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی اور پوپ کے مدعی الوہیت و مسیحیت کو مقابلے کی دعوت دینا ہے جس سے اسلام کو زبردست فتح نصیب ہوئی۔

● ۱۹۰۳ء میں مولوی کرم دین کے مقدمہ کے سلسلہ میں آپ نے جہلم کا تاریخی سفر کیا۔ گورداسپور کی طرف بھی مقدمات کی پیروی میں آپ نے کئی بار سفر کیا۔ آریہ سماج قادیان کی زبردست مخالفت پر آپ نے "نسیم دعوت" اور "سناتن دھرم" نامی کتب لکھیں اسی سال تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح فرمایا۔

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیفؓ کی کابل (افغانستان) میں دردناک شہادت کا واقعہ پیش آیا جس پر آپ نے "تذکرۃ الشہادتین" تصنیف فرمائی۔ روس میں اشاعتِ اسلام کے متعلق کشف، بھی اسی سال ہوا۔

● ۱۹۰۴ء میں آپ کی پیشگوئی کے مطابق روس اور جاپان کی جنگ میں روس کو پے درپے شکستیں ہوئیں جاپان کوریا پر قابض ہوگیا اور جاپان دنیا کے گلوب پر ایک زبردست مشرقی طاقت کے طور پر ابھرا۔

اس سال آپ نے لاہور اور سیالکوٹ کے مشہور سفر کئے اور تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں معرکۃ الآراء تقاریر فرمائیں۔

● ۱۹۰۵ء میں آپ کی پیشگوئیوں کے تحت زلازل کے غیر معمولی سلسلوں کا آغاز ہوا۔ آپ نے جنگِ عظیم کے متعلق پیشگوئی فرمائی آپ کے دو مشہور اور عالم صحابہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمیؓ وفات پاگئے اس خلا کو پورا کرنے کے لئے آپ نے مدرسہ احمدیہ قائم فرمایا تاکہ نوجوان دینی تعلیم حاصل کرکے گزرنے والے عالموں کی جگہ لے سکیں اور تبلیغ اسلام میں کوئی حرج واقع نہ ہو۔

اس سال آپ نے دہلی کا آخری سفر کیا۔ نیز لدھیانہ اور امرتسر میں پبلک لیکچر دیئے۔

اس سال آپ کو قربِ وصال کے متعلق کشوف والہامات ہوئے آپ نے ایک رسالہ "الوصیت" تصنیف کرکے شائع فرمائی جس میں نظامِ خلافت کی پیشگوئی فرمائی۔ بہشتی مقبرہ اور صدر انجمن احمدیہ بھی اسی سال قائم فرمائے۔

● ۱۹۰۶ء میں انقلابِ ایران سے متعلق پیشگوئی اور کئی تصانیف کے علاوہ رسالہ "تشحیذ الاذہان" کا اجراء فرمایا۔ اسی سال چراغ دین جمونی کی ہلاکت کا نشان ظاہر ہوا۔ "حقیقۃ الوحی" تصنیف فرمائی آپ کے چھوٹے صاحبزادے مرزا شریف احمد صاحبؓ کا نکاح ہوا۔ تجلیاتِ الٰہیہ تصنیف فرمائی اور اس میں سلسلہ احمدیہ کے عالمگیر غلبہ کی پیشگوئی فرمائی۔

● ۱۹۰۷ء میں آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق اشد ترین معاندین سلسلہ پر نشانوں کے سخت حملے ہوئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اُن کی پے در پے ہلاکت ہوئی۔ ڈوئی بھی اسی سال ۹؍ مارچ ۱۹۰۷ء آپ کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا۔ ۱۷؍ اپریل کو آپ نے "فتحِ عظیم" کے عنوان سے ایک مفصل اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ نے ڈوئی سے مباہلہ کے بعد کے حالات اور اس کی موت اور تباہی کا مفصل ذکر کیا۔

اسی سال آپؑ نے سفر بٹالہ اختیار کیا۔ اسی سال آپ نے "وقفِ زندگی" کی مستقل تحریک فرمائی۔ اسی سال آپ کے مبارک دور کا آخری جلسہ سالانہ ہوا۔

● ۱۹۰۸ء میں بھی آپ نے تبلیغ و اشاعت کا کام جاری رکھا۔ حضرت نواب محمد علی صاحب رئیس مالیرکوٹلہ کی زوجہ اول کا انتقال ۱۹۰۶ء میں ہو چکا تھا۔ اسی سال آپ کی صاحبزادی سیدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا حضرت نواب صاحب کے عقد میں آئیں۔ اسی سال آپ نے لاہور کا آخری سفر کیا۔ تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں کئی تقاریر فرمائیں۔ کئی احباب کو شرفِ ملاقات بخشی۔ اتحادِ اقوام کے لئے "پیغامِ صلح" تصنیف فرمائی۔

● ۲۶؍ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل آپؑ کا وصال ہوا ۲۷؍ مئی کو جماعت احمدیہ کا خلافت پر پہلا اجماع ہوا۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین بھیرویؓ کو آپ کا پہلا جانشین اور خلیفہ منتخب کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے تمام حاضرین جماعت کی دستی بیعت لی اور آپؑ کا جنازہ پڑھایا۔ آپؑ کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں عمل میں آئی۔

۰۵۵

"ماضی کی صدائے بازگشت" بقیہ ص ۱۲

تو میری توجہ و دعا کی برکت سے
وہ ان کو دیکھ سکتا ہے ان سے
باتیں کر سکتا ہے۔"
(تحفہ قیصریہ - ص ۲۱)

قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ نطق و گویائی کی مخفی نعمت سے مالامال ہے اور فرمایا:-

"انسان کو ہم نے پیدا کیا اور اُسے
قوتِ بیانیہ عطا کی۔"

ظاہری آوازیں ہم سنتے ہیں، حواسِ ظاہری کو کام میں لاکر باطنی آوازیں ہم سن سکتے ہیں۔ حواسِ روحانیہ کو بروئے کار لاکر۔

کتنا بڑا میدان ہے جو انسان کے سامنے کھلا پڑا ہے۔ ترقیات کا ناپیداکنار میدان۔

○

وجہِ سعادت

"طالبِ دنیا رسوا اور ذلیل ہوتا ہے ......
خادم بنو مخدوم نہ بنو کیونکہ خادم بننا ہی
وجہِ سعادت ہے۔"

(حضرت فضیل بن عیاض بروایت
حضرت امام احمد بن حنبل۔ ص ۵۸)

○

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آج کا انسان مادی ذرائع کے اعتبار سے گزشتہ تمام انسانوں سے زیادہ ترقی پذیر خیال کیا جاتا ہے۔ اس دور میں دنیا کی تمام آسائشیں اسے میسّر ہیں۔ کھانے پینے، رہنے سہنے کے علاوہ سیر و تفریح، سفر و حضر۔ غرضیکہ ہر لحاظ سے انسان اس قدر آسودہ حالی اور تن آسان ہے۔ کہ اس کی مثال گزشتہ کسی دور میں نہیں ملتی۔

لیکن کیا یہ آرام و آسائش، تن آسانی اور موجودہ دور کی سہولیات ہی سب کچھ ہیں؟ کیا ان جملہ آسائشوں کے ہوتے ہوئے آج کا انسان مطمئن ہے؟

اس قسم کے بہت سے سوالات ہیں۔ جن سے آج کا تن آسان اور آرام طلب انسان غافل ہے اور باوجود آرام و آسائش کی سہولتوں کے کرّۂ ارض کے باسیوں کی اکثریت، اضطراب، پریشانی، گھبراہٹ، اور خوف میں مبتلا ہے۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟

دو لفظی بات تو یہ ہے کہ آج کا انسان اپنے خالق و مالک، خدائے بزرگ و برتر سے دور جا پڑا ہے۔ اور مادی ذرائع اور مصنوعی طریقوں سے سکون کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم اور اسلام نے سکونِ قلب اور اطمینان قلب و روح کی تطہیر کے لئے بڑی واضح اور جامع تعلیم دی ہے۔ پھر اس دور میں حضرت مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرما کر اسی تعلیم کی تجدید کا سامان بہم پہنچایا۔ چنانچہ آپ نے بڑی تحدّی سے یہ اعلان فرمایا:۔

"تم ان لوگوں کے پیرو مت ہو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

چاہیئے کہ تمہارا سچ سچ یہ عقیدہ ہو
کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی
اترتی ہے۔ تم راست باز اس
وقت بنو گے جب کہ تم ایسے ہو
جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر
ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو
تم کوئی تدبیر کرو۔ اپنا دروازہ بند
کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ
ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل
سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح
القدس تمہاری مدد کرے گی اور
غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے
کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر
رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی
علاقہ توڑ چکے ہیں اور بہ تن اسباب
پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت
مانگنے کے لئے وہ منہ سے انشاء اللہ
بھی نہیں نکالتے۔ ان کے پیرو مت
بن جاؤ۔" (کشتی نوح ص۲۱)

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اور اس مقصد
کو حاصل کرنے کے لئے خدا کے اس پیارے بندے
نے، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ادنیٰ
غلام نے ایک الٰہی جماعت کی بنیاد رکھی اور ان سے
یہ عہد لیا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے پھر
پھر انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ ــــ

"جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا
ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ
اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت
میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت
دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ
میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

ان الفاظ میں ہمارے لئے جو اپنے آپ کو مسیح
موعود علیہ السلام کی جماعت شمار کرتے ہیں ایک عظیم
لمحۂ فکریہ ہے کہ کیا ہم میں سے کوئی ایسا تو نہیں جو
محض دولت کا حصول ہی اپنی زندگی کا مقصد خیال
کرتا ہے؟ کیا ہم میں سے کوئی ایسا تو نہیں جو محض
اسباب کا بندہ ہے؟ خدا کی قدرت پر جسے یقین
نہیں۔ دعا کے لئے جس کا دل مائل نہیں۔ اسباب
کو اکٹھا کرنا اور ان پر تکیہ کرنا اس کا کام ہے۔
یقین کو پیدا کرنے اور دل میں راسخ کرنے
کے لئے جو ذرائع ضروری ہیں۔ کیا ہم میں سے کوئی
ان سے غافل تو نہیں؟ کوئی قرآن کو مہجور چھوڑنے
والا تو نہیں؟ وہ کتاب کہ جو خدائے علام الغیوب
کی نازل کردہ، ہر قسم کے شک اور شبہ سے پاک
اور خدا سے ڈرنے والوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے
کیا ہم اس کو پڑھنے والے، سمجھنے والے اور اس پر
عمل کرنے والے ہیں؟ کیا علوم و فنون کے سیکھنے کیلئے
ہم نے قرآن کو چھوڑ تو نہیں دیا؟ کیا ہمیں یہ یاد
ہے کہ ہماری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن
ہے؟ کیا ہم اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور حضور سے ادا کرنے والے ہیں۔ گویا ہم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہیں؟ رات کی گہری نیند یا جسم کی سستی یا ٹیلیویژن کا کوئی دلچسپ پروگرام ہمیں اس فرض سے غافل تو نہیں کر رہا؟ ہاں وہ نماز جو مومن کی غذا ہے۔ مومن کی معراج ہے۔ کیا دنیوی کام ہمارے لئے اس میں روک تو نہیں بن رہا؟

ہم اپنے علم کو مکمل تصور کر کے مزید علم حاصل کرنے کی کاوش کو ترک تو نہیں کر چکے؟ اس زمانے میں علم کے حصول کا ایک بڑا ذریعہ قرآن کریم کی وہ تفاسیر ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں تحریر فرمائیں۔ ہم ان کے پڑھنے سے غافل تو نہیں ہیں؟ کیا ان کتب کے پڑھنے کا حق ہم ادا کر چکے ہیں؟ یہ وہ خزائن ہیں جو مہدیٔ دوراں نے آکر لٹائے۔ کوئی ہے جو یہ روحانی خزائن قبول کرے؟ ؎

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

ان کے پڑھنے سے دل کو یقین کی دولت حاصل ہوتی ہے۔ ذہن کو جلا نصیب ہوتا ہے۔ عقل روشن ہوتی ہے مسائل سلجھتے ہیں۔ دنیا کے جھوٹے فلسفوں کا طلسم، دھواں بن کر اڑ جاتا ہے۔ حقیقی علم سے انسان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ دنیا سے دل برداشتہ ہو کر خدا سے پیوند قائم ہو جاتا ہے۔ یہ علم و عرفان کا وہ بحرِ ذخار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے انہیں عطا کیا۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ان کتابوں کو پڑھا جائے اور بار بار پڑھا جائے سمجھا جائے۔ سمجھایا جائے اور ان پر عمل کیا جائے اور عمل کرایا جائے۔ تاکہ تمام دنیا میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا غلبہ ہو اور شیطان اور شیطانی قوتوں کو شکستِ فاش دے کر نسل انسانی ہمیشہ ہمیش کے لئے کامیاب ہو کر خدا کی گود میں جا بیٹھے یہ کام ہمارا ہے یعنی مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا ہے۔ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر چکے ہیں۔ پس آج ہمیں زندگی کے ہر پہلو سے اس عہد کو پورا کرنا ہوگا۔

اگر نماز کا وقت آجاتا ہے تو دنیوی کام کو چھوڑ کر نماز باجماعت ادا کرنا دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ اسی طرح تفریح یا ٹیلیویژن کے پروگرام یا کھیل کود کے مشاغل کی جگہ خدمتِ خلق کے کام یا سلسلہ کی خدمت کے لئے وقت نکالنا۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنا اسے سمجھنے کی کوشش کرنا۔ قرآنی علوم سیکھنے کی خواہش رکھنا جبکہ انسان دنیا کا علم سیکھنے کے لئے بھی جدوجہد کر رہا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ اسی طرح گوناگوں مصروفیات کے باوجود تفاسیر قرآنی اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کے لئے وقت نکالنا دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ اپنی زندگی کو دین کے کاموں اور اس کے اغراض و مقاصد کے لئے وقف کر دینا۔ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کرنا اور ان میں دین کی خدمت کا حقیقی جذبہ پیدا کرنا، دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ اپنے کمائے ہوئے مال سے دینی ضروریات کیلئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ترجیح کرنا اور اپنی ضروریات سے پہلے دین کی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کرنا دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ برائی کو دیکھ کر اسے روکنے کی کوشش کرنا ہاتھ یا زبان یا دعا سے۔ اسی طرح مخلوق کو راہ حق کی طرف دعوت دینا اور اس کوشش میں اپنی عزت یا دولت اور وقار کی پرواہ نہ کرنا، دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ بے شک ان امور میں سے بعض چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بقول عربی شاعر:-

"ان الامور دقیقھا
مما یھیج لہ العظیم"

بعض چھوٹے کاموں کے نتائج بہت بڑے ہوا کرتے ہیں۔ مومن کو ہر لحہ یہی فکر اور کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے ہر عمل میں دین کو دنیا پر مقدم رکھے

"اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس جہان زندگانی میں ہر چھوٹے اور بڑے مرحلہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق ملے۔ وما توفیقنا الا باللہ ہ۔

ہ

"لیکچر لاہور"

ماہ وفا (جولائی ۷۷ء) میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "لیکچر لاہور" مقرر ہے خدام اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ قارئین کرام سے بھی توجہ کی درخواست ہے

(مہتمم تعلیم)

میٹرک، الف اے، بی اے

اور ایم اے پاس طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جنہوں نے گزشتہ سال میٹرک، الف اے، بی اے یا ایم اے کا امتحان پاس کیا تھا اور انھوں نے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا اب وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ مقامی جماعت کے امیر اور صدر صاحب کی معرفت مندرجہ ذیل کوائف سے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ وغیرہ کی کارروائی مکمل کی جا سکے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کے انٹرویو کی تاریخ کا اعلان انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب کر دیا جائے گا۔

(۱) نام
(۲) ولدیت معہ مکمل پتہ
(۳) عمر
(۴) تعلیم معہ ڈویژن

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ہ

شخصیات

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ابوالقاسم مجریطی ۔ اندلسی ریاضیدان

جناب انور ندیم علوی بدوؔ (سندھ)

اندلس میں مسلمانوں کے عروج کا بہترین دور اموی خاندان کے ایک نامور فرزند عبدالرحمان اول کے دورِ حکومت سے شروع ہوتا ہے۔ اندلس میں پہلی یونیورسٹی عبدالرحمٰن اول نے قرطبہ کے شہر میں قائم کی۔ عبدالرحمٰن اول خود بہت بڑے عالم، زبردست شاعر اور بہادر سپہ سالار تھے۔ ان کا زیادہ رجحان علم کی طرف تھا۔ قرطبہ یونیورسٹی کا نظام یہی تھا جو آج کل دنیا کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں مثلاً کیمبرج، برلن، آکسفورڈ اور پیرس میں رائج ہے۔ اس یونیورسٹی میں علم کی ہر شاخ مثلاً جراحت، سائنس، دواسازی، ادب، حدیث، فقہ، علم نجوم، ہیئت اور ریاضی وغیرہ کے شعبے قائم تھے۔

قرطبہ یونیورسٹی میں کسی طالب علم کو اس وقت تک داخلہ نہیں ملتا تھا جب تک کہ وہ داخلے کے امتحانات میں پاس نہ ہو جاتا تھا۔ یہ امتحان عام قابلیت جانچنے کے لئے لیا جاتا تھا۔ قرطبہ یونیورسٹی سے قبل یہ طریقہ نافذا یونیورسٹی میں رائج تھا۔ اس یونیورسٹی میں جب کوئی طالب علم داخلہ لیتا تھا تو سب سے پہلے دروازے پر کھڑے دربان ان سے امتحان لیتے تھے۔ جو امیدوار کامیاب ہو جاتے انہیں وائس چانسلر کے سامنے پیش کیا جاتا تھا۔ خصوصی امتحان بعد میں لیا جاتا تھا۔ ہر جماعت کے نصاب کے اختتام پر فاضل استاد امتحان لیتے تھے۔ بارھویں صدی عیسوی میں اس یونیورسٹی میں بارہ ہزار سے زائد طالب علم زیرِ تعلیم تھے جن میں مسلمانوں کے علاوہ دوسرے طالب علم بھی تھے۔ اس یونیورسٹی کو اپنے سائنسدانوں، طبیبوں اور ریاضی دانوں پر بڑا ناز تھا۔ یہ اساتذہ اپنی علمی مہارت کی وجہ سے بے مثال سمجھے جاتے تھے۔

اس یونیورسٹی کے ماہرین نے ستاروں کی رفتار اور حرکت کی جدول مقرر کی۔ زمین اور اس کے کونوں کی ناپ معلوم کرنے اور مدار النجوم کا بیضوی راستہ تجویز کرنے والے یہی عالم تھے۔ قرطبہ کے عالموں نے طب سے متعلق غیر معمولی ایجادیں کیں۔ علم الجراحت کو خوب ترقی دی۔ انہیں عظیم انسانوں میں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ابوالقاسم مجریطی اندلس کے ریاضی دان بھی تھے۔ قاضی صاعد نے اپنی مشہور کتاب "طبقات الامم" میں مجریطی کا ذکر اس طرح کیا ہے:۔

"مجریطی اپنے وقت کے تمام علوم فلکی اور حرکات نجوم کے ماہرین میں ممتاز تھے۔ وہ ایک بے مثال عالم اور محقق تھے۔ اس جید عالم نے پہلے محققین سے بھی زیادہ کام کیا۔ نیز نئے نئے طریقے اور نئی راہیں معلوم کیں۔"

یہ ایک حقیقت ہے کہ ابوالقاسم مجریطی نے ستاروں کی حرکات معلوم کرنے کے لئے بہت محنت کی اس نے ایک رسدگاہ بھی بنوائی اور اصطرلاب ایجاد کیا۔ ستاروں کی رفتار معلوم کرنے کے لئے نئے نئے تجربات کئے اور ان پر ایک کتاب تحریر کی۔ ابوالقاسم کا زمانہ الحکم ثانی کی بادشاہت کا زمانہ تھا۔ صاحب عیون الانباء کا بیان ہے کہ:۔

"ابوالقاسم مجریطی اندلسی ریاضی دان اور سائنسدانوں کا استاد تھا۔ نہ صرف اندلسی ریاضی دانوں نے اس سے فیض حاصل کیا بلکہ تمام یورپ کو اس ممتاز عالم اور محقق کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ یہ درست ہے کہ مجریطی کی درس گاہ میں اندلسی شاگردوں کے علاوہ کوئی باہر کا شاگرد نہیں تھا لیکن یورپ کے جن سائنس دانوں اور ریاضی دانوں نے جو علم اندلسی عالموں سے سیکھا وہ بھی بالواسطہ مجریطی کے ہی شاگرد تھے۔"

مشہور مؤرخ پروفیسر حتی نے اس بات کا اعتراف اپنی تصنیفات میں کیا ہے کہ یہ اندلسی عالم ہی تھے جن کے ذریعہ یورپ نے ریاضی اور سائنس میں کمال حاصل کیا۔ مجریطی کے جن شاگردوں نے زیادہ شہرت حاصل کی۔ ان میں ابن السمح، ابن الصفار، زہراوی، کرمانی اور ابن خلدون زیادہ مشہور ہیں۔

○

ہر قسم کی کاروں یا جیپوں کی کمانیوں اور پٹیاں نیز کاروں اور جیپوں کے سیلنسر بکسی اور سیلنسر پائپ

کمانی

ہماری خدمات حاصل کریں!

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰- منٹگمری روڈ - لاہور

فون: ۳۱۱۴۶۳

Digitized By Khilafat Library Rabwah

——— جناب مرزا نسیم احمد آف ربوہ

حیاتیاتی وراثت کا تعارف

دنیا میں دو قسم کی وراثتیں پائی جاتی ہیں۔ قانونی وراثت (Legal Inheritence) اور حیاتیاتی وراثت (Biological Inheritance) حیاتیاتی وراثت سے متعلق اس مضمون میں اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ آدمی اپنے جسم کی خصوصیات اور اوصاف کا کیسے اور کیونکر وارث ہوتا ہے؟

سب سے پہلے حیاتیاتی وراثت شروع ہوئی کیونکہ اس کے بغیر نسلِ انسانی کی بقاء ہی ممکن نہ تھی۔ یہ بجا ہے کہ وہ ہستی جس نے آدمؑ کو بغیر کسی حیاتیاتی وراثت کے پیدا کیا اس کو کسی اور طریقے سے بقاء دینے پر قادر بھی اور ہے۔ لیکن چونکہ اس نے ایک قاعدہ اور قانون انسان کی بقاء کا مقرر کیا۔ اس کے بعد سے اس وراثت کے بغیر بقاء انسانی ممکن نہ تھی اور نہ ہے مثلاً ایک ایسا شخص جس کے پاس کوئی جائداد اور نقدی نہیں۔ وہ اپنے ورثاء کو کچھ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ وہ مفلوک الحال ہے مگر دوسری طرف اس نے اپنے حیاتیاتی ورثاء یعنی اولاد کو دنیا کے امیر ترین شخص کی طرح حصہ اس وقت دے دیا تھا جبکہ بطنِ مادر میں باپ کے نطفہ سے ان کی تخلیق عمل میں آ رہی تھی۔

قانونی وراثت کی طرح حیاتیاتی وراثت میں دوسرا کوئی شخص نہ کمی کر سکتا ہے اور نہ ہی زیادتی ——— اور عجیب بات ہے کہ اس پر کسی کو شکوہ بھی نہیں ہوتا۔

جائیداد کا ورثاء میں انتقال قانونی وراثت کہلاتا ہے جبکہ حیاتیاتی وراثت والدین کے خصائل و اوصاف اولاد میں منتقل کرنے کا نام ہے۔ اس وراثت میں چچا اور تایا کا وارث ان کا بھتیجا نہیں ہوتا نہ بھانجا خالہ اور ماموں کا۔ اور نہ ہی کسی اور طرح کی رشتہ داری اس وراثت میں کام آتی ہے سوائے والد اور ان کے والدین پھر ان کے والدین یعنی آباؤ اجداد تک یہ سلسلہ چلتا ہے۔ غرض جہاں سے انسان شروع ہوا تھا یہ حیاتیاتی وراثت وہاں تک پہنچاتی ہے۔ اس طرح اس شخص کے بھتیجے یا بھانجے اس کے حیاتیاتی وارث نہ ہوں گے بلکہ اس شخص کی اپنی حقیقی اولاد ہی اس کی وارث ہو گی۔

مثلاً ایک لڑکے کی نیلی آنکھیں اور ستواں ناک ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یہ اوصاف اس نے وراثت میں اپنے ددھیال یا ننھیال سے حاصل کئے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ اس نے اپنے چچا سے لیا ہے یا ماموں سے یا خالہ سے بلکہ ہم یہی کہتے ہیں کہ والد کے والدین یا ان کے والدین میں سے کسی کا ایسا ناک اور نیلی آنکھ تھی۔ اگر یہ وصف [illegible] وہاں سے نہیں آیا تو لازماً یہ وصف دادا، یا دادا کے والدین یا ان کے والدین وغیرہ میں سے کسی کی طرف سے ہو کر اس کو ملا ہے۔

مختصر یہ کہ یہ وراثت براہ راست رشتہ داری (Direct relationship) کی بنیاد پر چلتی ہے۔ جس میں صرف والدین شامل ہیں (والد یا والدہ کی طرف سے)

اس حیاتیاتی وراثت میں بھی جھگڑے پیدا کئے گئے۔ مثلاً سوئس (Swiss) کے سوامرڈام (Swammerdam) اور بونٹ (Bonnet) سنہ ۱۸۰۰ء تک خیال کرتے تھے کہ آدمی کے نطفہ میں ایک بہت ہی چھوٹے سائز کا ایک آدمی ہوتا ہے۔ جو عورت اور مرد کے ملاپ کے دوران عورت کے رحم میں جاتا ہے اور وہاں صرف پرورش پاتا ہے گویا کہ وہ صرف اپنے والد یا والد کے والد وغیرہ کی طرف سے ہی حیاتیاتی وراثت حاصل کرتا ہے والدہ کی طرف سے نہیں۔ اس قسم کا خیال رکھنے والے Animal-culist کہلاتے ہیں۔ ان کے مقابل پر دوسرے ایک ٹیم کو Ovist کہا جاتا ہے کہتے تھے کہ عورت کے تخم میں ہی ایک بہت چھوٹے سائز کا آدمی ہوتا ہے جس کو آدمی کا نطفہ صرف نشوونما پانے کا حکم دیتا ہے یا Stimulate کرتا ہے گویا اس خیال کے مطابق حیاتیاتی وراثت صرف والدہ یا ان کی والدہ وغیرہ کی طرف سے ہی آتی ہے۔ والد کی طرف سے کچھ حصہ نہیں ملتا۔ ایک فلاسفر لیبنز (Leibnitz) نے تو یہاں تک کہا تھا کہ قدرت نے جس دن کائنات بنائی اسی دن سب کچھ بنا ڈالا تھا اب جو جس کے حصہ آتا ہے اس کو مل جاتا ہے۔

جدید تحقیقات کی رو سے انسان کسی بھی شکل میں پہلے سے پیدا کیا گیا نہیں ہوتا۔ بلکہ عورت اور مرد کے نطفہ سے تخلیق پاتا ہے۔ مرد کے نطفہ کے ایک قطرے میں کئی لاکھ ایسے خلیات ہوتے ہیں جو عورت کے مادہ تولید یعنی نطفہ کے خلیات سے مل کر بچے پیدا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ یہ خلیات کیا ہیں؟ ان کے کیا کیا حصے ہیں اور ان کے کون کون سے حصے وراثت میں شامل ہوتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ خلیات جو کسی جانور کی جنسی تولید میں حصہ لیتے ہیں ان میں صرف ایک مرکزہ اور اس کے ارد گرد سیال قسم کا مادہ پلازما (Plasma) ایک تھیلی میں بند ہوتا ہے۔ ان خلیات کی مختلف جانوروں میں مختلف اشکال ہوتی ہیں۔ بعض گول، بعض بیضوی اور بعض لمبوترے

ایک سائنسدان سپلانزانی (Spallanzani) نے تجربات سے معلوم کیا کہ نر کے نطفہ میں جو سیال قسم کا مادہ ہوتا ہے یہ مادہ کے خلیہ جنسی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(Egg cell) کو بارآور (Fertilize) [illegible] لیے کے قابل نہیں ہوتا بلکہ مرکزہ (Nucleus) اس خلیۂ جنس یا بیضے کو بارآور کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ ۱۸۷۵ء میں آسکر ہرٹ وِگ (Oscar Hertwig) نے ایک جانور سی ارچن (Sea Urchin) پر تجربات سے ثابت کیا کہ نر اور مادہ دونوں کے نطفہ (یعنی مادۂ تولید) کے مرکزوں کے ملنے سے ہی بارآوری ہو سکتی ہے۔ آدمی کے نطفہ کا خلیہ عورت کے مادۂ تولید کے خلیے کی نسبت بہت چھوٹا ہوتا ہے مگر تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ ان دونوں قسم کے خلیات میں جسامت کے فرق کے باوجود مرکزہ کا حیاتیاتی وراثتی مادہ برابر ہوتا ہے یہ وراثتی مادہ انسان اور بڑے بڑے جانوروں میں ڈی این اے یعنی Deoxyribonucleic acid شناخت کیا گیا ہے جبکہ کچھ خوردبینی میں یہ آر این اے یعنی Ribonucleic acid پایا گیا ہے۔ یہ دونوں مرکبات ڈی این اے اور آر این اے اس قابل ہیں کہ اپنے ارد گرد کے خام مال سے نیوکلیک ایسڈز Nucleic acid لے کر اپنا ہم شکل مالیکیول یا سالمہ تشکیل دے سکیں۔

یہ ڈی این اے اور آر این اے سالمے لمبے لمبے دھاگوں کی طرح کے سالمے بناتے ہیں۔ ان دھاگہ نما سالموں کو کروموسومز کہا جاتا ہے۔ تمام جانداروں کی اقسام کے لیے ان کروموسومز (Chromosomes) کی تعداد مقرر ہوتی ہے۔ مثلاً:-

آدمی : ۴۶ یا ۴۸

بندر (Rhesus) ۴۸ ، گھوڑا : ۶۶
سؤر : ۴۰ ، بھیڑ : ۵۴
بلی : ۳۸ ، کتا : ۷۸
چوہا : ۴۰ یا ۴۲ ، خرگوش : ۴۴
مرغ : ۷۷ یا ۷۸ ، عام مکھی : ۱۲
مچھر کیولیکس : ۶ ، شہد کی مکھی : ۱۶ یا ۳۲
رائی - مٹر اور کھیرا : ۱۴ ، ٹماٹر اور چاول : ۲۴
گندم : ۴۲ ، مکی : ۲۰
پیاز : ۱۶ ، آلو اور تمباکو : ۴۸
سورج مکھی : ۳۴ ، سیب : ۳۴ یا ۵۱
مولی اور گوبھی : ۱۸ وغیرہ وغیرہ

یہ کروموسومز جوڑے کی صورت میں رہتے ہیں۔ اوپر دیئے گئے نمبروں میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کروموسومز کے نمبر کم کرنے سے کئی قسم کی تبدیلیاں سامنے آتی ہیں۔ اب آپ نے دیکھا ہے کہ کئی مختلف جانوروں میں بھی ایک ہی جتنے کروموسومز ہوتے ہیں۔ ان کروموسومز کے مالیکیولوں میں نیوکلیک ایسڈز کی جگہ بدلنے سے بھی کئی قسم کی غیر معمولی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ دھاگے کیسے حیاتیاتی وراثت میں حصہ لیتے ہیں؟ حیاتیاتی وراثت خصائل و اوصاف اگلی نسلوں میں انتقال کا نام ہے یہ خصائل اور اوصاف کروموسومز پر خاص قسم کے نشانات (جینز) کی طرح ہیں۔ جن کے ذریعہ کنٹرول کئے جاتے ہیں ان کو جین کہا جاتا ہے کروموسومز کا لیبل ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پیدائش حاصل کرتے ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک ایسے بچے کی عادات و خواص
کو کنٹرول کرتا ہے۔ کروموسوم خلیہ بننے میں لمبوترا ہو کر چھوٹے
حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ ان حصوں کی لمبائی مختلف
ہو سکتی ہے۔ ان حصوں کا نام جین رکھا گیا ہے ایک
یا ایک سے زائد جین ایک وصف (کیریکٹر) کو کنٹرول
کرتا ہے۔ مثلاً آنکھ کا رنگ یا بالوں کا رنگ وغیرہ۔ ہر
وصف کے لئے علیحدہ جین ہوتے ہیں۔ یہ جین جوڑے
کی شکل میں ہوتے ہیں اور ہر جوڑے کا جین علیحدہ
کروموسوم پر ہوتا ہے۔ اس طرح کروموسوم بھی جوڑوں
کی شکل میں ہوتے ہیں۔ ہر جوڑے کا ایک ممبر والد کی
طرف سے اور دوسرا والدہ کی طرف سے آتا ہے۔ ایک
کروموسوم جوڑے کے دونوں ممبروں پر تقریباً ایک ہی
قسم کے جین ہوتے ہیں۔ یعنی ایک جین کے جوڑے کا
ایک ساتھی اگر ایک کروموسوم کے سنٹر میں ہے تو
اس جین کا دوسرا ساتھی دوسرے کروموسوم کے سنٹر
میں ہوگا۔

ایک جیسے کروموسوم ایک دوسرے کے ایلیلز
(Alleles) کہلاتے ہیں۔ ایک کروموسوم کے جوڑے
پر آنکھ کا رنگ رکھنے والے جین علیحدہ علیحدہ ہوں گے
یہ دونوں جین آنکھ کے رنگ کا کیریکٹر ہیں اور (ایلیلز)
کہے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ دونوں کے پاس ایک
ہی رنگ مثلاً سیاہ رنگ ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ ایک کے
پاس سیاہ رنگ اور دوسرے کے پاس نیلا رنگ ہوتا
ہے جب یہ دونوں [illegible] جین بچے میں اکٹھے
ہوں گے اس وقت ایک ہی رنگ ظاہر ہوگا۔ جو کہ

غالب (Dominant) ہوتا ہے یہ سب سے
زیادہ اہمیت و مناسبت میں غالب ہوتا ہے۔ دوسرا
خاموش رہتا ہے یعنی وہ اپنی موجودگی ظاہر نہیں کر سکتا
اس کو Recessive یعنی پیچھے ہٹنے والا کہا
جاتا ہے۔

غالب جین جب بھی کسی خلیہ میں ہوگا وہ اپنی
موجودگی کو ظاہر کرے گا لیکن Recessive یعنی
پیچھے ہٹنے والا یا خفیہ جین اس وقت ظاہر ہوگا۔
جبکہ اس کا دوسرا ساتھی بھی جو دوسرے کروموسوم
پر ہے۔ خفیہ جین ہو اس طرح کی صورت ہو تو اس کو
Homozygous صورت کہتے ہیں۔

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے انسان کی پیدائش میں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مرد کے نطفہ اور عورت کے مادۂ تولید کے مرکزے میں جو
ظاہری شکل میں حصہ لیتے ہیں یا یوں کہیے کہ براہ راست
انتقال صرف مرکزوں کا ہی ہوتا ہے۔ اس سے آگے پھر
کروموسوم جین کے ذریعہ کان، ناک، آنکھیں، ہاتھ
پاؤں غرض حیاتیاتی وراثت کے تمام عناصر تشکیل دیئے
جاتے ہیں۔ یا جین کے کیرکٹر کی نشوونما سے بنتے ہیں۔

یہ بات کہ کس طرح جین اپنے اندر کسی خاص
وصف یا character کی ہدایات سمیٹے ہوئے
ہوتا ہے۔ ابھی پوری طرح معلوم نہیں کی جا سکی۔ البتہ یہ
بات معلوم کر لی گئی ہے کہ یہ کسی طرح اپنی شناخت
صورت ظاہر کرتا ہے اس کو جینیٹکل کوڈ (ضابطہ)
(genetic code) کہتے ہیں۔ جین کا آگے نسل میں کسی خاص
وصف کا پیدا کرنا تبدیلیوں کا ایک لمبا سلسلہ ہے
جین خاص قسم کے enzymes خارج کرتے ہیں
جن کی بدولت مختلف قسم کی تبدیلیاں ظہور پذیر
ہوتی ہیں۔ ان میں پہلا مرحلہ جین کا مرکزہ سے
باہر آنا۔ یہ ایسے پلازما میں پہنچتا ہے۔ جو مختلف
قسم کے نقطوں سے گزر کر ایک خاص مقام پر پہنچتا
ہے جو ہر وصف کا علیحدہ مرکز کہلاتا ہے۔ ان مراکز
میں پہنچ کر وہ باربردار آر این اے یعنی Transfer
Ribonucleic acid کو پیغام دیتا ہے
جو اصل وراثت ہوتی ہے۔ یہ ٹرانسفر آر این اے
پھر اپنے مددگاروں یعنی خامروں اور مددگار خامروں
Enzymes and Co-enzymes اور دوسرے
متعلقہ مرکبات (Related compounds)

کو بنا تھا کہ اس وصف کو تشکیل دے گا یہ وہی
وصف ہو گا جو جین کی ہدایات میں درج تھا۔ یہ
ایک لمبا چکر ہوتا ہے جو ہر جین کے خاص ادوار
میں چلتا ہے اور متعلقہ وصف تشکیل پاتا ہے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ آدھے کروموسوم والد کی
طرف۔ اور آدھے والدہ کی طرف سے آتے ہیں۔ عام
آدمی میں ان کی تعداد ۴۶ ہوتی ہے۔ یعنی ۲۳ جوڑے
جوڑے کا ہر ممبر دوسرے سے علیحدہ آتا ہے۔ بعد میں یہ
بنتے ہیں گویا ہر والد اور والدہ اپنے بچے کو آدھے
آدھے کروموسوم دیتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

غصے کا علاج

بادشاہ اردشیر نے اپنے خادم کو ایک تحریر
دے کر ہدایت کر دی تھی کہ جب تم مجھے سخت غصے
میں دیکھو تو یہ تحریر دے دیا کرو۔ تحریر یہ تھی:-

"رک جاؤ! تم خدا نہیں ہو۔
ایک جسم ہو، وہ وقت دور نہیں
جب اس کا ایک حصہ دوسرے
حصے کو کھا جائے گا اور پھر یہ جسم
اور کیڑوں کی نذر ہو جائے گا۔"

(مرسلہ: خلیل احمد سولنگی گوجرانوالہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یہی ابُوالعطاء ہے یارو!

جناب عبدالکریم قدسی لاہور

سپید داڑھی
عمامہ باندھے
وُہ مُسکراہٹ کلی سے بڑھ کر
وُہ جس کی آنکھوں نے
حق پرستی کی سطر کا حرف حرف دیکھا اور پڑھا تھا
وُہ گفتگو کہ صَبا کے جھونکے بھی ایسی خوشبو نہ لائیں شاید
دماغ! جس میں دلیل و بُرہان ———
کا خزانہ دمک رہا تھا
وُہ سینہ جس میں نبیؐ اکرمؐ کی اُلفتوں کا تھا سیل پنہاں
وُہ اُنگلیاں، کہ جنہوں نے تھاما تھا اُس قلم کو
کہ جس نے علم و ادب کو ایسا ذخیرہ بخشا
جو ہر کسی کے نہیں ہے بس میں
وُہ چال، جس کی شریف رُوحیں قسم بھی کھائیں
نیاز و نازِ سلام بھیجیں
یہ کون
جنّت کو جا رہا ہے؟
یہ کون مردِ وفا ہے یارو؟
مجھے تو محسوس ہو رہا ہے
——— یہی ابُوالعطاء ہے یارو ——— !

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جدید تحقیق

مکئی کی چٹنی اور اچار

مرسلہ جناب مظفر احمد منصور۔ ایم ایس سی (آنرز) زراعت لائلپور

مکئی نہایت زود ہضم خوردنی جنس ہے۔ جو زیادہ تر صنعتی طور پر نشاستہ وغیرہ نکالنے کے کام آتی ہے اسے جانوروں کی خوراک کے کام لایا جاتا ہے۔ بعض لوگ اس کو بطور دلیہ، روٹی یا بھون کر استعمال میں لاتے ہیں۔ البتہ دودھیا حالت میں مکئی کے بھٹے بڑی پسندیدگی سے ابال کر یا آگ پر بھون کر کھائے جاتے ہیں

حال ہی میں سیریل ٹیکنالوجسٹ زرعی تحقیقاتی ادارہ لائلپور نے تحقیق کر کے مکئی کو دودھیا حالت میں بطور چٹنی و اچار بنانے کا گھریلو سادہ اور سستا طریقہ دریافت کیا ہے جس سے ہر خاص و عام استفادہ کر کے سارا سال دودھیا مکئی سے لطف اندوز ہو سکتا ہے نیز وقتاً فوقتاً اس کو سالن کے نعم البدل کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جو ڈبوں میں بند مکئی سے بھی زود ہضم اور زیادہ مفید غذائیت کا حامل ہے۔

مکئی کی چٹنی

مکئی کے تازہ بھٹوں کو دانوں سمیت پانی میں پانچ تا سات منٹ کے لئے ہلکی آنچ پر ابالیں اور جلد ہی ان کو ٹھنڈے پانی میں ٹھنڈا کر لیں۔ پانی پھینک کر دانے بھٹوں سے کاٹ لیں اور دانوں کا وزن کر کے مندرجہ ذیل تناسب سے دیگر اشیاء لیں۔

(۱) دانے مکئی۔ ایک کیلو (۲) کترا ہوا پیاز ۵۰ گرام (۳) کترا ہوا دھنیا ۵۰ گرام (۴) کتری ہوئی شملہ مرچ ۱۰۰ گرام (۵) پوڈر سرخ مرچ ۱۰ گرام (۶) سرکہ ½ کیلو (۷) چینی ۷۵ گرام (۸) نمک ۵ گرام (۹) اجوائن ۵ گرام، (۱۰) رائی ۵ گرام (۱۱) ہلدی ۳ گرام (۱۱) آٹا ۲۰ گرام (۱۲) پانی ۴۰ گرام۔

اوپر مذکورہ کترے ہوئے پیاز سے اجوائن تک کی آٹھ اشیاء سے ہلکی آنچ پر ابال کر مصالحہ تیار کر لیں رائی، ہلدی اور آٹا پانی میں ملا لیں اور دانوں سمیت آمیزہ مصالحہ میں ڈال کر اس قوام کو ہلکی آنچ پر ہلا کر پکائیں جراثیم سے پاک گرم جاروں میں بھر کر ڈھکنے لگا دیں مزید دس منٹ ابلتے ہوئے پانی میں رکھ کر پکا لیں۔ جلد ٹھنڈا کر کے ذخیرہ کر لیں۔ مکئی کی چٹنی غذائیت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں دوسری چٹنیوں سے نہایت اعلیٰ ہوتی ہے۔

مکئی کے دانوں یا بھٹوں کا اچار

مکئی کے نرم بھٹوں کو دودھیا حالت میں ۵-۷ منٹ کھولتے پانی میں ہلکا ہلکا ابالیں اور فوراً یخ پانی میں ٹھنڈا کر لیں۔

پانی نکال کر دانے بھٹوں سے کاٹ لیں۔ اگر تمام بھٹوں سے اچار بنانا ہو تو کچے دانوں سمیت بھٹوں کو باریک ٹکڑوں میں کاٹ لیں۔ دانوں یا دانے دار ٹکڑوں کو چار پانچ فیصد ایسیٹک ایسڈ (Acetic acid) (یعنی تیزابیت والے سرکے میں رکھیں اور مندرجہ ذیل فارمولے سے مصالحے ملا لیں:۔

(۱) دانے ایک کلو (۲) نمک ۱۰۰ گرام (۳) رائی [illegible] سونف ۵۶ گرام (۴) کلونجی ۲۸ گرام (۵) مرچ ۱۴ گرام (۶) سرکہ ۹۲۵ گرام (۷) تیل ۲۰۰ گرام۔

چار پانچ یوم تک اچار کو ہلاتے رہیں۔ حتیٰ کہ نرم ہو جائے۔ پھر تیل ملا لیں۔ سرکہ اس مقدار میں ڈالیں۔ کہ تیزابیت بالآخر ۲ فیصدی ایسیٹک ایسڈ سے بڑھنے نہ پائے۔ تیزابیت کے لئے گلگل، لیموں، وغیرہ بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ کر چھلکوں سمیت مکئی کے وزن ۱/۴ حصے کافی ہو سکتے ہیں۔

(بحوالہ زراعت نامہ)

مشہور و [illegible]
مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ : فون ۴۸۴۴

Digitized By Khilafat Library Rabwah

——— مرسلہ: جناب محمد اشرف نوشاہی۔ کراچی

کشمیر جنت نظیر

——— (ایک خاکہ)

کشمیر کو جنتِ ارضی کا لقب جس نے بھی دیا۔ بہت خوب دیا۔ کیونکہ دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جو اس کے لازوال حسن کی نظیر پیش کر سکے۔ بلند و بالا کہساروں، گنگناتی ندیوں، وسیع و عریض خیابانات، اور حسین وادیوں کا یہ خطہ اپنے ذرے ذرے میں ایک بے مثال حسن سمیٹے ہوئے ہے۔ شاعروں نے اس کی تعریف میں کیا کچھ نہیں کہا اور قدرتی حسن کے متوالے کب اس کے مداح خواں نہیں رہے۔

کشمیر کا خوبصورت خطہ ۸۴،۴۷۱ مربع میل کے رقبہ پر محیط ہے۔ جموں، وادی کشمیر اور لداخ و گلگت پر مشتمل یہ ریاست قدرتی اعتبار سے پاکستان سے ملی ہوئی ہے۔ سری نگر سڑکوں اور ریلوے لائن کے ذریعہ راولپنڈی، ایبٹ آباد اور سیالکوٹ جیسے شہروں سے منسلک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسم و رواج، مذہب، نسل اور تہذیب کے اعتبار سے وادی کشمیر اور وادی سندھ میں گہری مماثلت پائی جاتی ہے۔ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق یہاں کی کل آبادی ۴۰،۲۳،۱۸۰ تھی جن میں سے ۳۱ لاکھ مسلمان تھے گویا کشمیری عوام کی اکثریت مسلمان ہے۔

کشمیر پھلوں کی پیداوار کے اعتبار سے ایک زرخیز علاقہ ہے یہاں تقریباً ہر قسم کے پھل بڑی کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ دیودار، صنوبر، برچ، اخروٹ اور چنار کے درختوں کی قطاریں کشمیر کے حسن کو چار چاند لگاتی ہیں۔ جموں کے علاوہ کشمیر کے باقی حصے سرد ترین ہوتے ہیں اور ان میں غضب کی سردی پڑتی ہے۔ کشمیر کو صنعت و حرفت میں بھی ایک ممتاز مقام حاصل ہے خصوصاً کشمیری شالیں تو اپنا جواب نہیں رکھتیں۔

کشمیر کی تاریخ

کشمیر کی تاریخ کئی ہزار سال پرانی ہے چونکہ قدیم زمانے میں ترک دنیا کو انسانیت کی معراج خیال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کی جاتا تھا۔ اس لئے دنیا کے ہر حصے سے علم و سکون کے متلاشی یہاں آتے رہے۔ ان میں ہندو سنیاسیوں نے خاصا زور پکڑا اور متعدد مقامات پر پاٹھ شالے قائم ہونے لگے جن میں سے شاردا کا پاٹھ شالہ بہت بڑا اور مشہور تھا۔ جب ہندو مت کے پیروکاروں کی تعداد بڑھتی چلی گئی تو انہوں نے ایک حکومت قائم کر دی۔ لیکن باہمی نفاق کے باعث کوئی مضبوط نظام تشکیل نہ دے سکے۔ مشہور کتاب "راج ترنگنی" کا مصنف پنڈت کلہن جو کشمیر کا پہلا مورخ ہے لکھتا ہے کہ مہا بھارت جنگ کے ۲۰ برس بعد گوندا اوّل نے حکومت سنبھالی جسے پہلا کشمیری راجہ کہا جا سکتا ہے۔ ہندو راج کے بعد اشوک (۲۷۲ ق م تا ۲۳۱ ق م) کے عہد میں کشمیر بدھ مذہب کے زیر اثر آ گیا اور پہلی صدی عیسوی تک کشمیر کے بہت سے حصے بدھ مت میں داخل ہو چکے تھے۔ یہاں ایک بڑا طبقہ بنی اسرائیل یعنی یہود کا بھی آباد رہا۔ جس کو تبلیغ کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر تشریف لائے۔ تاریخی حقائق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کشمیر میں ہی وفات پائی اور سری نگر میں آپؑ کا مقبرہ ہے۔ قرآن مجید میں "ربوۃ" (یعنی بلند جگہ) کا خطاب پانے والا خطہ بھی کشمیر ہی ہے۔

کشمیر میں اسلامی دور

کشمیر میں اگرچہ اسلام تیرھویں صدی عیسوی میں بھی عروج حاصل کرنے لگا تھا لیکن اسے صحیح عروج اس وقت حاصل ہوا جب ایک بدھ شہزادے "رنچن شا" نے (جو ۱۳۲۰ء میں کشمیر کا بادشاہ بنا) ایک ترک بزرگ حضرت عبدالرحمٰن المعروف بہ بلبل شاہؒ کے دست مبارک پر اسلام قبول کر لیا مسلمان ہونے کے بعد وہ سلطان صدرالدین کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ اس نے ۱۳۲۳ء میں وفات پائی۔ اس کے بعد اس کا فرزند حیدر خان بادشاہ بنا۔ لیکن وہ مستحکم حکومت قائم نہ کر سکا اور بالآخر ۱۳۳۹ء میں سلطان شمس الدین اوّل تخت پر بیٹھا جس نے شاہ میری خاندان کی بنیاد رکھی۔ اس خاندان نے ۲۰۰ برس کشمیر پر حکومت کی۔ شاہ میری خاندان کی خدمات کشمیر کی تاریخ کا زریں باب ہیں اس کے بادشاہوں میں سے سلطان شہاب الدین سلطان قطب الدین، سلطان سکندر اور سلطان علی شاہ، نے بڑی شہرت پائی لیکن ۱۵۶۱ء میں حکومت شاہ میری خاندان کے ہاتھوں سے نکل کر چک خاندان کے ہاتھ آ گئی جس نے ۱۵۶۱ء سے ۱۵۸۹ تک کشمیر پر حکومت کی۔

کشمیر مغلیہ دور میں

۱۵۸۹ء میں مغلوں نے کشمیر کو فتح کیا تو اکبر بادشاہ اس فتح سے بڑا خوش ہوا اور اس نے اسی سال کشمیر کا دورہ کیا۔ مغلوں نے کشمیر کی [illegible] اور [illegible] کو سارے ہندوستان میں پھیلا دیئے [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دہلی، اور آگرہ کے باغات اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں
جہانگیر تو کشمیر پر مرمٹا اور کئی بار یہاں کی سیر کو آیا۔ اس
نے یہاں کے حسن کی نہایت خوبصورت عکاسی اپنی
تزک میں کی ہے۔ اورنگ زیب نے کشمیر کو جنّت نظیر
کا خطاب دیا۔ مغلوں نے کشمیر میں تعمیری کارنامے بھی
انجام دیئے۔ خصوصاً جہانگیر نے یہاں شالیمار باغ اور
نشاط باغ لگوائے جن کی نظیر شاہجہان نے شالیمار
باغ لاہور کے ذریعے پیدا کرنے کی کوشش کی ہے
اس کے علاوہ شاہجہان نے بھی کشمیر میں متعدد شاندار
عمارتیں تعمیر کرائیں۔

کشمیر سکھ راج میں

مغلوں کے زوال کے بعد کشمیر ۱۷۵۲ء سے
۱۸۱۹ء تک افغانوں کے قبضے میں رہا۔ افغانوں نے
کشمیریوں پر ٹیکسوں کی بھرمار کر دی اور کشمیر کی خوشحالی
معدوم ہوتی چلی گئی۔

بالآخر ۱۸۱۹ء میں راجہ رنجیت سنگھ نے کشمیر
پر قبضہ کر لیا جس سے کشمیر پر سکھوں کے راج کا تاریک
اور ہولناک دور شروع ہوا۔ سکھوں نے اپنی ۲۷
برس کی حکومت میں کشمیر کا مکمل استحصال کیا، عمارتیں
گرا دیں، مسجدوں اور مدرسوں کو گوداموں اور اصطبلوں
میں تبدیل کر دیا۔ حتیٰ کہ اسے بیچنے سے بھی گریز نہ کیا
جو تاریخ انسانی کا ایک المناک واقعہ ہے۔ ڈوگرہ
راج بھی دراصل سکھوں کا ہی ایک حصہ تھا یوں
کشمیر غلامی کی زنجیر میں جکڑا گیا۔

تحریک آزادی کشمیر

کشمیر میں آزادی کی تحریک کے سب سے
بڑے داعی حضرت مصلح موعودؓ تھے جنہیں ۲۵ جولائی
۱۹۳۱ء میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا
اس کمیٹی کے دیگر ممتاز ارکان میں ڈاکٹر علامہ اقبال،
خواجہ حسن نظامی اور مولانا عبدالرحیم درد کے
علاوہ اور کئی اکابر کے نام شامل ہیں۔ اس کمیٹی
نے آزادی کشمیر کی تحریک کو نئے طور پر استوار
کیا اور کشمیر کے بچے بچے کے دل میں آزادی کی شمع
فروزاں کر دی۔ ابھی کشمیری ڈوگرہ راج کے خلاف
مصروف تھے کہ تقسیم ہندوستان کا اعلان ہو گیا
کشمیری عوام پاکستان کے حق میں تھے لیکن ظالم حکمران
نے ان کی مرضی کے خلاف قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔
چنانچہ کشمیر کا چپہ چپہ ظلم کے خلاف تن گیا۔ اسی
اثناء میں گورداسپور کا علاقہ نامنصفانہ طور پر
ہندوستان کے حوالے کر کے انگریزوں نے جلتی پر
تیل کا کام کیا۔ کانگریسی لیڈر گاندھی جی، اچاریہ
کرپلانی اور جے پرکاش نرائن سری نگر آئے اور انہوں
نے مہاراجہ کشمیر سے کشمیر کے الحاق کا خفیہ معاہدہ کر
لیا۔ اس کے فوراً بعد ہی مہاراجہ نے نہتے مسلمانوں
پر ظلم و ستم کا آغاز کر دیا۔ چنانچہ مسلمانوں نے
اپنی آزاد حکومت قائم کر لی جس کے پہلے بانی صدر
خواجہ غلام نبی گلکار انور مرحوم تھے۔ ۲۴ اکتوبر
۱۹۴۷ء کو قائم ہونے والی اس آزاد حکومت کا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعلان ہوتے ہی مجاہدین نے آزادی کی تحریک کا آغاز کر دیا۔ اور پوری ریاست مہاراجہ کے خلاف باقاعدہ جنگ میں مصروف ہو گئی۔ یہ جنگ یکم جنوری ۱۹۴۹ء کو اقوام متحدہ کی کوششوں سے بند ہوئی۔ کشمیر کا ایک وسیع رقبہ آزاد کرا لیا گیا جسے "آزاد کشمیر" کا نام دیا گیا۔

آزاد کشمیر

آزاد کشمیر کا موجودہ علاقہ مظفر آباد، پونچھ اور میرپور کے اضلاع پر مشتمل ہے۔ ریاست کا پہلا صدر مقام ترار کھل تھا۔ بعد میں مظفر آباد کو دارالحکومت قرار دیا گیا۔ ۱۹۶۰ء میں بنیادی جمہوریتوں کا نظام بھی رائج ہوا۔ پھر نیا ترمیم شدہ آئین ۱۹۶۴ء میں نافذ ہوا۔ اس کے بعد ۱۹۶۸ء میں ایک نیا آئین نافذ ہوا جسے ۱۹۷۰ء میں منسوخ کر دیا گیا۔ پھر ۱۹۷۰ء میں ایک نیا آئین نافذ ہوا جس کے تحت نئی حکومت کا قیام عمل میں آیا۔

۱۹۴۷ء کے بعد سے اب تک کشمیر نے خاصی ترقی کی۔ آزاد کشمیر میں مقبوضہ کشمیر کی نسبت ترقی کی رفتار بہت تیز ہے۔ آزاد کشمیر میں ۶۰۰ سے زائد پرائمری سکول، ۱۰۰ کے قریب مڈل سکول، ۴۰ ہائی سکول، ۱۳ انٹرسائنس کالج، ایک ڈگری کالج، ایک اورینٹل کالج اور ایک ٹیچرز ٹریننگ سکول ہے۔ کشمیری طلباء حکومت پاکستان کی طرف سے معقول وظائف لے پاکستان کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بھیجے جاتے ہیں۔ آزاد کشمیر میں تعلیم کے علاوہ صحت عامہ، زراعت، اور صنعت و حرفت نے بھی فروغ پایا ہے۔ ملیریا اور چیچک جیسے امراض مکمل طور پر ختم ہو چکے ہیں جبکہ ریاست میں ۲۷ ہسپتال اور ۹۷ ڈسپنسریاں قائم ہیں۔ دو ہزار میل لمبی نئی سڑکوں کے ذریعے آزاد کشمیر پاکستان کے اہم تجارتی مراکز سے ملا دیا گیا ہے۔ یہاں مظفر آباد اور ترار کھل میں دو ریڈیو اسٹیشن ہیں۔ نیز ریشم کے دھاگے، کپڑے، گندہ بیروزہ، تارپین، سوڈیم سلفیٹ وغیرہ کے کئی کارخانے قائم ہیں۔ دستی کھڈیاں بھی موجود ہیں۔ منگلا ڈیم ایک اہم ترین ترقیاتی منصوبہ ہے۔

آزاد کشمیر سیاسی لحاظ سے بین الاقوامی حیثیت کا حامل ہے۔ اسے اپنے دلکش مناظر کی وجہ سے عالمی شہرت حاصل ہے اور دنیا بھر سے سیاح یہاں آتے ہیں۔ نیلم جھیل کی حسین و دلکش وادیاں اپنے دامن کو پھیلائے حسن پرستوں کی منتظر ہیں۔ یہاں کی چوٹیاں سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ چیل کے درختوں کی مدھر کن چھاؤں میں شفاف پانی کے چشمے ابلتے ہیں۔ پونچھ کی وادی راولا کوٹ بھی قابل دید مقام ہے۔

آزاد کشمیر کا موجودہ علاقہ پوری ریاست کا نمائندہ ہے۔ ہر مسلمان اور پاکستانی کو یقین ہے کہ ان شاء اللہ یہ مسئلہ بین الاقوامی سطح پر جلد اور ضرور حل ہو کر رہے گا اور ع:

"آملیں گے سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک" ••

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی قرارداد تعزیت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا موصوف سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نامور عالم اور مبلغ، ممتاز خطیب اور بلند پایہ مصنف اور صحافی تھے۔ اوائل عمر سے زندگی کے آخری لمحہ تک خدمات میں مصروف رہے۔ ایک لمبے عرصہ تک بلادِ عربیہ اور برصغیر میں خدمت اسلام میں مصروف رہے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین میں بطور پرنسپل کام کیا اور سینکڑوں قابل شاگرد اپنا ورثہ چھوڑے۔ مجلس کارپرداز کے صدر اور ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کی حیثیت سے آپ نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ وقف عارضی اور تعلیم القرآن کے کام نہایت خوش اسلوبی سے ادا کئے اور جماعت میں تعلیم و تربیت کی ایک نئی رَو چلا دی۔

آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کی بیش بہا خدمات دینیہ کے باعث حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو "خالد" کے خطاب سے نوازا۔ لاریب آپ احمدیت کے ایک جانباز اور وفادار سپاہی تھے۔ اور حق و باطل کی معرکہ آرائی میں الفرقان کے ذریعہ شاندار خدمات انجام دیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ پر آپ کا یہ احسان ہے کہ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے رسالہ "تشحیذ الاذہان" کا دوبارہ اجراء فرمایا اور پھر اس رسالہ کو مجلس کے سپرد کر دیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے آپ سے جب کبھی بھی کسی موقعہ پر مختلف مقامات پر تربیتی جلسوں میں شمولیت کے لئے درخواست کی۔ آپ نے بڑی بشاشت سے مجلس کے ساتھ تعاون فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ سعادت بھی عطا فرمائی کہ آپ نے اپنی اولاد کو خدمتِ دین کے لئے وقف کیا اور آپ کے چھوٹے فرزند مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مختلف عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھی کام کرنے کی توفیق میسر آئی۔

آپ کی وفات ساری جماعت کے لئے ایک عظیم صدمہ کا باعث بنی ہے ہم جملہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مولانا ابوالعطاءؓ صاحب اور آپ کے جملہ لواحقین کے ساتھ شریکِ غم ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور خدمتِ دین کا اعلیٰ معیار جس میں آپ کی منفرد حیثیت تھی اسے قائم رکھنے کی ہمیں توفیق بخشے۔ آمین!

(ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جناب حسن محمد خان عارف ربوہ

کینیڈا کی سیر

"بارے ٹی وی کا کچھ بیاں ہو جائے"

یہاں قریباً ہر گھر میں ٹی وی سیٹ ہے۔ میں نے یہاں چھتوں پر Antena کہیں لگے نہیں دیکھے ٹی وی کے ساتھ ہی قریباً ۲ فٹ لمبی تار ہوتی ہے اور یہی ایریل یا انٹینا ہوتا ہے۔ ہمارے گھر میں بھی ٹی وی تھا۔ اور یہ ٹی وی رنگین تھا۔ اس پر قریباً ۱۵ سٹیشن دیکھے جا سکتے تھے۔ کچھ کینیڈا کے کچھ امریکہ کے۔ امریکہ کے پروگرام بہت زیادہ ہیں اور بہت شوق سے دیکھے جاتے ہیں۔ کچھ ٹی وی سٹیشن ایسے بھی ہیں جن کے پروگرام زیر زمین تاروں کے ذریعہ ٹیلی کاسٹ کئے جا سکتے ہیں اسے کیبل ٹی وی کہتے ہیں۔ ہر بلڈنگ میں کیبل مہیا نہیں ہیں اور جس بلڈنگ میں یہ کیبل نہیں وہاں یہ سٹیشن نہیں دیکھے جا سکتے۔ ہماری بلڈنگ میں کیبل نہیں تھا اس لئے ہم ان پروگراموں سے محروم تھے۔

ٹی وی پر ہر قسم، معلوماتی، علمی پروگراموں کے علاوہ انٹرویوز ہوتے ہیں نیز کھانا پکانا، سینا پرونا، بڑھئی کا کام، بجلی کا کام بھی ٹیلی ویژن پر سکھائے جاتے ہیں۔ مثلاً کھانے پکانے کی سکھلائی کے ملک کے مشہور باورچی ٹیلی ویژن پر آکر کسی مخصوص کھانے کو الف سے لے کر ی تک تیار کر کے دکھاتے ہیں اور یہ پروگرام عورتوں اور لڑکیوں کی دلچسپی کے لئے ہوتا ہے۔ اسی طرح دیگر پروگرام۔ گانا۔ بجانا۔ ناچنا۔ اچھلنا کودنا بہت زیادہ ہوتا ہے۔ وہاں کے ناچ مشرقی ممالک کے ناچ کی طرح نہیں ہوتے۔ ان کے ناچنے میں ٹانگیں بھی ہل رہی ہوتی ہیں۔ بازو بھی۔ پاؤں بھی متحرک رہتے ہیں۔ سر بھی ہل رہا ہے۔ دھڑ بھی ہل رہا ہے اور پیٹ بھی۔ غرض کہ سارا جسم نہ ہلے تو شاید ان کے ہاں ناچ کا تصور ہی نہیں۔ بعض اوقات تو چھلانگوں تک نوبت آجاتی ہے اور یہ بہت اعلیٰ قسم کا ناچ سمجھا جاتا ہے۔ مشرقی ممالک کا ناچ تو شاید یتیموں اور مسکینوں کا ناچ ہی سمجھتے ہوں گے۔ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ کالے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لوگ اس فن کے بہت ماہر ہیں۔ مجھے تو اس فن کی ابجد بھی معلوم نہیں اس لئے میرے نزدیک تو یہ بے معنی سا اچھلنا کودنا تھا

کچھ پروگرام ایسے بھی ہوتے تھے جس کے مختلف رنگ یا پہلو روزانہ دکھائے جاتے اور بعض سلسلہ وار ہوتے تھے ایسے پروگراموں کو soap - opera کہتے تھے۔

نئی اور پرانی تہذیب کی ٹکر

وہاں کے مشہور اور مقبول عام پروگرام All in the Family تقریباً ہر شخص دیکھتا تھا اور کئی سٹیشنوں سے ٹیلی کاسٹ ہوتا تھا۔ اس میں چار بڑے کردار کام کرتے تھے۔ مسٹر آرچی بنکر، مسز آرچی بنکر، مسٹر بنکر کی لڑکی گلوریا اور مسٹر بنکر کا داماد مائیک سٹوچچ۔ یہ پروگرام پرانی اور نئی امریکن تہذیب کا تصادم نمایاں کرتا ہے۔ مسٹر بنکر پچپن ساٹھ سال کا ایک امریکن ہے اور اس کی بیٹی گلوریا کوئی بیس پچیس سال کی نوجوان شادی شدہ لڑکی ہے اس پروگرام میں یہ بتایا جاتا ہے کہ پرانا امریکن شرم وحیا اور جنسی معاملات میں بہت محتاط ہے اور نئی پود اسے طبعی تقاضا سمجھ کر پرانی شرم وحیا کا مذاق اڑاتی ہے۔ گلوریا اور اس کا خاوند مسٹر اور مسز آرچی بنکر کو دقیانوسی خیال کرتے ہیں۔ پرانا امریکن مرد عورت پر حکومت کرتا تھا۔ آج کی امریکن عورت مرد کی سرتاج ہے۔ پرانا امریکن کالوں سے نفرت کرتا تھا آج کا امریکن انہیں پورے شہری حقوق دیتا ہے یا کم سے کم حقوق دینے کے لئے آمادہ ضرور ہے۔ یہ پروگرام مزاحیہ ہوتا ہے اور کینیڈا اور امریکہ میں بڑے ذوق اور شوق سے دیکھا جاتا ہے

ایک اور پروگرام "جنرل ہسپتال" تھا۔ اس میں ڈاکٹروں لیڈی ڈاکٹروں اور نرسوں کی گھریلو زندگی اور پبلک زندگی کو بے نقاب کیا جاتا تھا اور یہ بات بڑی ہی عجیب معلوم ہوتی تھی کہ یہ لوگ بڑے بے باک طریق سے زندگی کا یہ پہلو دکھاتے تھے کہ امریکن گھریلو زندگی کس قدر شکستہ اور تباہ حال ہے شاذ ہی کوئی جوڑا ایسا دکھایا جاتا تھا کہ جن میں آپس میں اتفاق، اتحاد، پیار یا محبت ہوتی تھی کسی نہ کسی رنگ میں میاں بیوی سے آزردہ ہوتا یا بیوی میاں سے بیزار۔ بیویاں ہر طرح سے آزاد اور خاوند اپنے رنگ میں بے لگام۔ اور اس کے نتیجہ میں جو گل کھلتے وہ کسی سے ڈھکے چھپے نہ ہوتے میاں بیوی دونوں ایک دوسرے سے شاکی اور اہلی زندگی تباہ و برباد۔

ایک اسی قسم کے شو کا حال سناتا ہوں۔ ایک ہمسائی اپنی دوسری ہمسائی کو ایک بڑے سے پیالے میں یخنی کا تحفہ بھجواتی ہے۔ یہ تحفہ لے کر ہمسائی بہت خوش ہوئی۔ خاوند اس کا شرابی ہے۔ گھر آتا ہے اور کھانے کی میز پر جب بیٹھتا ہے تو سامنے یخنی کا بہت بڑا پیالہ رکھا ہے وہ نشہ میں دھت ہے نہ اپنی ہوش نہ پرائے کی۔ آخر غنودگی میں ہی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس پیالہ میں منہ۔ سر اور ناک ڈبو دیتا ہے اور نشہ کی شدت کی وجہ سے اپنا سر بھی نہیں اٹھا سکتا ہے اور اس یخنی کے پیالہ میں دم گھٹنے سے ختم ہو جاتا ہے۔ یخنی بھجوانے والی ہمسائی کو جب اس حادثہ کا پتہ چلتا ہے تو وہ بھاگی بھاگی آتی ہے اور انتہائی ندامت۔ شرمندگی اور افسوس کا اظہار کرتی ہے لیکن مرنے والے کی بیوہ اُسے پوری تسلی دلاتی ہے کہ کوئی بات نہیں یہ اس بدکردار شرابی کا اپنا قصور تھا جو یوں بے آئی مر گیا۔ اس بیوہ کے چہرہ سے اس کی حرکات وسکنات سے یا اس کی باتوں سے کسی قسم کے افسوس، رنج یا صدمہ کا اظہار نہ ہوتا تھا اس کے بعد جب کفن دفن کا مرحلہ آیا تو انتظامات کرنے والی کمپنی کا نمائندہ آیا۔ اظہار افسوس کیا لیکن وہ بیوہ دکھاوے کو بھی کسی رنج و تکلیف کا اظہار نہیں کرتی بلکہ اس سے مخاطب کی بات شروع کرتی ہے۔ لاش کے لئے کفن۔ تابوت۔ قبر کی تیاری وغیرہ کے لئے سودا طے کرتی ہے۔ نمائندہ اسے بتاتا ہے کہ میت کے لئے ۵۰۰ ڈالر کا سوٹ بہت بھلا لگے گا بیوہ کہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ سو ڈالر کا سوٹ پہنایا جائے۔ نمائندہ کہتا ہے کہ ہزار ڈالر کا تابوت اس میت کے شایانِ شان ہوگا۔ بیوہ ۲۰۰ ڈالر سے زیادہ کا تابوت خریدنے کے لئے تیار نہیں نمائندہ چاہتا ہے کہ تعزیت کے لئے آنے والے عزیزوں رشتہ داروں اور دوستوں کی کافی یا چائے کے علاوہ کیک پیسٹری وغیرہ کے ساتھ تواضع

کی جائے لیکن بیوہ کہتی ہے کہ صرف ایک چائے یا کافی کے پیالہ پر سب کو ٹرخا دیا جائے اور نفرت انگیز طریق پر مرنے والے کا ذکر کرتی ہے گویا مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود۔ اب جب مر ہی گیا تو میں اپنی دولت اس پر کیوں لٹاؤں جس کا کوئی مصرف نہیں کوئی اجر نہیں۔ غرض اپنے مردہ شوہر کی آخری رسومات کے لئے بھی ایک بیوی اس قدر لاپرواہی اور بے گانگی کا مظاہرہ کرتی ہے کہ جسے دیکھ کر حیرت ہوتی تھی اور اس وقت ایک مشرقی عورت کی محبت، اطاعت، وفا، غمگساری، لگاؤ، انس اور اس کی قربانیوں کا احساس ہوتا تھا کہ کس طرح ہمارے ملک کی عورت اپنے شوہر پر قربان اور واری جاتی ہے۔ آپ دکھ اٹھا کر اسے تسکین پہنچاتی ہے۔ وہ پروگرام دیکھ کر پتہ چلتا تھا کہ ہمارے ملک کی عورت کس قدر عظیم ہے۔ اپنے خاوند کی کس قدر غمگسار ہے۔ اس کی ذرا سی تکلیف پر تڑپ اٹھتی ہے۔ وفاؤں کا پیکر اور [illegible] کا مجسمہ ہے۔ اپنے چھوٹے موٹے حقوق کے لئے اگر ذرا سی زبان کھولتی ہے تو اس پر مرد لوگ کس قدر جز بز ہونے لگتے ہیں اور ادھر امریکن عورت اپنے آپ کو ہر رنگ میں مرد سے بالاتر رکھنے کی کوشش میں مصروف ہے۔

تبدیلی جنس کا جنون!

روزانہ ایک شو ایک [illegible] کا ہوتا تھا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شخص امریکہ کا مشہور ایکٹر ۔ نقاد ، کالم نویس ہے جو امریکہ کی نادر روزگار ہستیوں کو بلا کر انٹرویو کرتا ۔ اور یہ پروگرام انتہائی دلچسپ ہوتا ۔ ایک انٹرویو کا حال سنیئے ۔ ایک دن ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ انٹرویو تھا ۔ پتہ چلا کہ یہ محترمہ چھ سال محترم تھیں یعنی لڑکا تھیں ۔ یا اللہ یہ لڑکی سال بھر پہلے لڑکا ۔ میری تو دانتوں تلے انگلی آگئی ۔ مائیک ڈگلس نے اس سے تفصیلی باتیں کیں کہ وہ لڑکے سے لڑکی کیوں بنی ۔ اسے کیا تکلیف تھی کیا ذہنی پریشانی تھی یا کوئی جسمانی تکلیف بھی تھی ۔ کیا اسے اب روزگار کے حصول میں کوئی وقت پیش آئیگی ۔ وہ شادی کب کرے گی ۔ خاندانی الجھنیں بڑھ تو نہیں گئیں ۔ اس کے بھائی بہنوں کا کیا رد عمل ہے ماں باپ کی کیا رائے ہے ۔ دوست احباب کیا کہتے ہیں ۔ معاشرہ میں اس کا مقام گرا ہے یا بلند ہوا ہے ۔ وغیرہ ۔ اس کے بعد اس لڑکی کی والدہ محترمہ دکھائی گئیں ان سے بھی اسی قسم کی باتیں ہوتی رہیں ۔ اور اس بڑھیا نے بھی بڑی بے تکلفی سے سب باتیں کھل کر بتائیں ۔ اب تیسرے ایک نوجوان تھے جن سے انٹرویو شروع ہوا یہ صاحبزادے ابھی سال بھر پہلے صاحبزادی تھیں اور اب مرد بن گئے ہیں ۔ منہ پہ گھنی داڑھی ۔ آواز مردانہ اور بہت جنا بیا ۔ چال ۔ ہم کس قسم کا زمانہ ہے ۔ [illegible] اس کے ساتھ ۔ بھی اسی قسم کا [illegible] جو ہوا جیسا کہ سابقہ محترمہ سابق محترم سے ہوا تھا ۔ بہت دلچسپ مکالمہ تھا ۔ اس کے بعد وہ حضرت تشریف لائے ۔ جنہوں نے یہ کارنامہ سرانجام دیا تھا یعنی وہ سرجن ڈاکٹر جس نے مذکر کو مؤنث اور مؤنث کو مذکر بنا ڈالا تھا ۔ ان کے ساتھ بھی لمبی بحث ہوئی ۔ ڈاکٹر کی اصولی سے یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ ایک لڑکا لڑکی بن جائے ؟ بہت سی باتیں ان حضرت نے بھی بتائیں لیکن شاید یہ بات آپ کی دلچسپی کا باعث ہو کہ ایک جنس کو دوسری جنس میں تبدیل کرنے کے لئے محترم ڈاکٹر صاحب کو بائیس اپریشن کرنے پڑے اور اس سارے عمل میں دو سال کا عرصہ لگا ۔ اس کے بعد ایک اور محترمہ دکھائی گئیں ۔ یہ وہ محترمہ تھیں ۔ جنہیں لڑکا بننے کا شوق چرایا تھا ۔ ان سے بھی اسی قسم کی باتیں ہوئیں ۔ مائیک ڈگلس نے پوچھا محترم پھر دیر کیا ہے بسم اللہ کیوں نہیں کرتیں اور ہمیں سے جان کیوں نہیں چھڑاتیں تو بڑی ہی حسرت سے درد بھری آواز میں کہنے لگیں کہ یہ ڈاکٹر اپنی فیس دس ہزار ڈالر مانگتا ہے جو میرے پاس نہیں ہیں ۔ یہ رقم جمع کر رہی ہوں اور جونہی یہ رقم فراہم ہوئی میں اس کے آپریشن روم میں گھس کر اسی وقت باہر آؤں گی جب میں صاحبزادی سے صاحبزادہ بن چکی ہوں گی ۔

بس یہ ایک انٹرویو کا حال تھا اور اگر کچھ اور انٹرویوز کا حال بیان کرنے لگوں تو باقی باتیں یہیں رہ جائیں گی اور مائیک ڈگلس کے افسانے ہی ختم نہ ہوں گے ۔

ٹی وی اور خبریں :

آپ نے پاکستان میں ٹی وی پہ خبریں پڑھتے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہوئے اناؤنسر ملاحظہ کئے سنبھل گئے جو ایک ایک خبر کاغذ پر سے پڑھ کر سناتے جاتے اور اسے دوسری طرف کھسکاتے جاتے ہیں اور پھر اگلے کاغذ پر سے دوسری خبر پڑھنا شروع کر دیتے ہیں لیکن وہاں میں نے دیکھا کہ اناؤنسر کے سامنے کوئی کاغذ نہیں ہوتا اور اس طرح وہ خبر سنا رہے ہوتے ہیں گویا انہیں یہ خبریں ازبر ہیں۔ مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ اتنی روانی سے کس طرح تفصیل کے ساتھ خبریں سنا دیتے ہیں۔ پتہ چلا کہ ان کے سامنے ایک سکرین پر خبریں لکھی ہوئی چلی آ رہی ہیں جو ٹی وی کے ناظرین کو تو نظر نہیں آتیں صرف اناؤنسر ہی اسے دیکھ سکتا ہے۔ دوسری دلچسپ بات جو خبروں کے معاملہ میں دیکھی وہ یہ تھی کہ ایک خبر سنائی اور ساتھ ہی اس واقعہ کی تفصیل بھی دکھا دی۔ مثلاً کسی کارخانہ کو آگ لگ گئی۔ کیسے لگی، کتنا نقصان ہوا؟ کوئی مرا یا زخمی تو نہیں ہوا یہ سارا منظر خبر پڑھنے کے بعد ٹی وی پر دکھایا جاتا تھا۔

ٹی وی اناؤنسروں کی تنخواہ

ملک کے مشہور ٹی وی اناؤنسروں کی تنخواہیں ناقابل یقین حد تک زیادہ ہیں۔ ایک قومی ٹی۔وی سٹیشن نے ایک مشہور خاتون کو خبریں پڑھنے کے لئے ملازم رکھا۔ اس کا نام باربرا والٹرز تھا۔ جس تاریخ سے اس نے خبریں پڑھنی تھیں اس سے ایک ماہ پہلے اس عورت کا بے پناہ پروپیگنڈا کیا گیا کہ یکم اکتوبر سے باربرا والٹرز خبریں سنائیں گی۔ اس کی تنخواہ کا بھی انہوں نے اعلان کیا۔ خدا جانے آپ کو یقین آئے یا نہ آئے اس کی تنخواہ ملین ڈالر یعنی دس لاکھ ڈالر سالانہ مقرر کی گئی یا ایک کروڑ روپیہ پاکستانی سالانہ یا سوا آٹھ لاکھ روپیہ ماہوار یا ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ روزانہ، اللہ ہی جانے یہ عورت اتنے ڈھیر سارے روپے کرتی کیا ہوگی۔ اس عورت کی شہرت کا اندازہ آپ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ مسٹر فورڈ اور جمی کارٹر کا قبل از الیکشن جو تیسرا مباحثہ ہوا تھا۔ اس میں اسی باربرا والٹرز نے صدارت کے فرائض ادا کئے تھے۔ امریکہ کے چار مشہور اخبار نویس مسٹر فورڈ اور جمی کارٹر سے سوالات کر رہے تھے۔ اور باربرا ان چاروں اخبار نویسوں کو باری باری ہدایت کرتی تھی کہ اب فلاں صاحب مسٹر فورڈ سے یا جمی کارٹر سے فلاں موضوع پر سوال دریافت کریں اور پھر وہ اخبار نویس اس عورت کی ہدایت پر اپنا سوال کرتا تھا۔

”اے لبھا آرزو.........!“

ہفتہ کی رات کو ٹورنٹو سٹیشن سے ۱۲ بجے ہندوستانی فلم دکھائی جاتی تھی اور اتوار کی صبح کو ۹ بجے سے دس بجے تک ایک گھنٹہ انڈین پروگرام ہوتا تھا جس میں ہندوستانی گانے وغیرہ ہوتے تھے اس کے بعد ایک گھنٹہ جرمن زبان میں پروگرام ہوتا تھا۔ میرے دل میں بڑی خواہش پیدا ہوتی تھی کہ کاش

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میرے وطن کے لیے بھی پروگرام دکھائے جاتے ہیں لیکن ؎
"اے بسا آرزو کہ خاک شدہ"

مسیحیت کا پروپیگنڈا

اتوار کو صبح ۸ بجے سے لے کر ۱۲ بجے تک مختلف سٹیشنوں سے مشہور عیسائی پادریوں کے خطبات نشر ہوتے تھے اور میں یہ پروگرام بڑے شوق سے دیکھا کرتا۔ ایک صاحب Rex Humbard تھے وہ اکثر اوقات اپنے خطبوں کے ساتھ مسیحیت کی تبلیغ یوں بھی کرتے تھے کہ حاضرین میں سے بعض مردوں یا عورتوں کو بلاتے اور ان سے دریافت کرتے کہ انہیں ہمارے چرچ میں آنے اور ہمارے روحانی علاج سے کیا فائدہ ہوا تو وہ عورت جواب دیتی کہ میں گٹھیا کی مریض تھی یا میں بہری ہوگئی تھی یا میرے زکام کو آرام نہیں آتا تھا یا میرے گھٹنے جڑ گئے تھے۔ اب آپ کی دعاؤں کی بدولت میں ٹھیک ہوگئی ہوں اور اس پر عقیدت مند لوگ مرحبا کہتے۔

روزانہ ایک پروگرام یوگا کا بھی ہوتا تھا۔ یہ پروگرام ایک عورت دکھاتی تھی جو یوگا کی کٹھن ورزشوں کے بارے میں ہوتا تھا۔ یہ قدیم ہندو مذہب ہے اور پرانے سنیاسی اس قسم کی ورزشوں سے سمجھتے تھے کہ اس سے روحانیت میں بہت ترقی ہوتی ہے۔ یہ بات آپ کی دلچسپی کا باعث ہوگی کہ اس عورت کے گلے میں ایک لاکٹ ہوتا تھا جس پر ہندی زبان میں "اوم" لکھا ہوتا تھا جو ہندی میں خدا کو کہتے ہیں

انگریزی محاورات

میں نے ٹی وی پر بعض انگریزی محاورات بھی سیکھے جو شاید ہمارے ملک میں اتنے عام نہیں۔ ان میں سے بعض آپ کو بھی سناتا ہوں شاید دلچسپی کا باعث ہوں
اگر آپ کو کوئی Thank you کہے تو آپ اُسے جواب دیں گے My pleasure

"مجھے بہت کام کرنا ہے":۔
"I have tons of things to do"
یا "Desk ful of more to do"

"وہ کوئی بات چھپا رہا ہے":
"He is covering something"

"بھئی کوئی بات نہیں": "Be Easy"!

"ہم اسے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے":
"We will all be saying a prayer for him"

"وہ تو پیدائشی گندہ ہے":
"He is born dirt monkey."

"میں اپنے خاندان کے لئے نمونہ بنوں گا":
"I wan to set a pattern for the members of the family."

"وہ تم پر الزام لگا رہا تھا":
"He was putting it on your doorsteps."

"امید کی کرن نظر آتی ہے": "Beginning to"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

see some light in the tunnel

ہمارے ہاں عام خیال ہے کہ وہاں پر ٹی وی پر Blue Films یعنی فحش فلمیں عام دکھائی جاتی ہیں لیکن یہ غلط فہمی ہے۔ وہ پندرہ سٹیشن جو ہمارے ٹی وی پر نظر آتے تھے ان میں سے کسی ایک پر بھی اس قسم کی کوئی فلم یا شو نہیں دکھایا جاتا تھا۔

اشتہاروں کی بھرمار

ٹیلیویژن پر اشتہاروں کی بھرمار ہوتی تھی اور اکثر اوقات بڑے اہم پروگرام روک کر بھی یہ اشتہار دکھائے جاتے تھے۔ کھانے پینے کی چیزوں کا بہت اشتہار دیا جاتا تھا مثلاً کوکا کولا اور پیپسی کولا۔ مارجرین۔ چنگم۔ سینڈوچ، پنیر۔ کیک بنانے کا مصالحہ۔ دودھ، گوشت، سکویش۔ شربت، جام۔ جیلی۔ ایک منٹ میں تیار چاول۔ ٹافی، چاکلیٹ، پکی پکائی کھیر۔ کافی۔ چائے۔ غرض اس قسم کی سینکڑوں چیزوں کے اشتہار ہوتے۔ پھر کتوں اور بلیوں کی خوراک کا بہت چرچا ہوتا تھا۔ اسپرین اور درد کو فوری دور کرنے والی ادویہ کا بہت اشتہار ہوتا تھا۔ کپڑوں کا بے شمار اشتہار دیا جاتا۔ کپڑوں کے اشتہار میں یہ لوگ شرافت کی حدود کو کافی حد تک پھاند جاتے تھے۔ بڑی بڑی کمپنیوں کا بے شمار پروپیگنڈا ہوتا جو اربوں ڈالر کا کاروبار کرتی تھیں۔ Eatons, Sampsons - Sears Bay وغیرہ کا بہت پروپیگنڈا ہوتا تھا۔ ٹوتھ کریم بہت چلتی تھی۔ آرائش حسن کی اشیاء کے اشتہارات کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا۔ بچوں کے کاغذی پوتڑوں کا بڑا چرچا ہوتا تھا۔ غرض ہر وہ چیز جو انسانی استعمال میں آتی ہے اس کا اشتہار ٹی وی پر دیا جاتا۔

اولمپک گیمز

۱۹۷۶ء میں جو اولمپک کی کھیلیں ہوئیں ان کا کثیر حصہ ٹی وی پر دکھایا گیا۔ میں نے ہاکی کے چند میچ تو خود وہاں جا کر دیکھے تھے لیکن باقی سب پروگرام ٹی وی پر ہی دیکھے۔ بعض سٹیشنوں نے تو سارا سارا دن اولمپک کھیلیں دکھائیں اور بار بار دکھائیں۔ یہ بات بہت چبھی کہ ہاکی جو پاکستان کا قومی کھیل ہے۔ بہت ہی کم دکھایا گیا۔ اللہ جانے اس کی کیا وجہ تھی۔ ان کھیلوں کا افتتاح ملکہ برطانیہ نے کیا تھا۔ ملکہ کی صاحبزادی این بھی ان کھیلوں میں شریک تھیں۔ یہ گھڑسواری کے کھیل میں حصہ لے رہی تھیں جس وقت یہ مقابلہ میں شریک تھیں ملکہ بہ نفس نفیس اپنی بیٹی کے کرتب دیکھ رہی تھیں۔ سوء اتفاق سے شہزادی کا گھوڑا ایک ٹھوکر کھا کر گرا اور ساتھ ہی شہزادی بھی گر پڑیں۔ بڑا تشویش انگیز لمحہ تھا۔ ٹی وی والوں کا کمال ملاحظہ ہو کہ انہوں نے عین وقت اسی لمحہ ملکہ کی تصویر ٹی وی پر دکھا دی۔ ماں کا بیٹی کے حادثہ پر اضطراب قابل دید تھا۔ لیکن آخر کو ملکہ تھیں شاہی وقار کا بڑا پاس تھا۔ ایک سیکنڈ میں سنبھل گئیں اور یوں ہو گئیں گویا کچھ ہوا ہی نہیں اور دوسری طرف متوجہ ہو گئیں۔

(باقی صفحہ ۴۸ پر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

ماہ جولائی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "لیکچر لاہور" مقرر کی گئی ہے۔ خدام اور قائدین سے درخواست ہے کہ اس رسالہ کے مطالعہ کا انتظام فرمائیں۔ ذیل میں "لیکچر لاہور" کا مختصر تعارف ھدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

(مرزا مجید الدین ناصر۔ مہتمم تعلیم)

۳ر ستمبر ۱۹۰۴ء کو ــــــ لاہور میں ــــــ ایک عظیم الشان جلسہ میں اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ معرکۃ الآرا لیکچر پڑھا گیا تھا جس میں حضور نے ہندو، مذہب اور عیسائیت کی تعلیمات کا موازنہ پیش فرما کر اسلامی تعلیمات کی برتری ثابت فرمائی ہے

آپؑ نے فرمایا کہ اس ملک میں مذہبی اختلافات سیلاب کی طرح ہیں۔ جن کا موجب صرف یہ ہے کہ انسانوں کی قوت روحانیت اور خدا ترسی کم ہو گئی ہے اور وہ آسمانی نور جس کے ذریعہ سے انسان حق اور باطل میں فرق کر سکتا ہے وہ قریباً بہت سے دلوں سے جاتا رہا ہے۔ اور دنیا ایک دہریت کا رنگ پکڑتی جا رہی ہے۔ زبان سے کہا جاتا ہے مگر اس پر عمل کر کے دکھلایا نہیں جاتا گویا جہنمی زندگی محیط ہے۔ اور اس سے نجات صرف اور صرف کامل معرفتِ الٰہی سے ہی ہو گی اور انسان گناہ سے بچنے کے لئے معرفت تامہ کا محتاج ہے جو نفس کی قربانی کا تقاضا کرتی ہے۔ اس قربانی کو دوسرے لفظوں میں "اسلام" کہتے ہیں۔ یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا۔ اسی غرض کے لحاظ سے قرآنی تعلیمات ایسی ہیں جو کہیں خدا تعالیٰ کے حسن و جمال کو اجاگر کرتی ہیں تو کہیں احسانوں کو یاد دلاتی ہیں تا اس حسن و احسان کے نتیجہ میں کامل محبت پیدا ہو۔ مدارِ ایمان توحید ہے جو قرآن شریف میں شرح و بسط سے بیان ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے۔ وہ ازلی اور ابدی ہے۔

اعمال کے متعلق یہ ہدایت ہے کہ عدل کرو۔ اگر زیادہ کامل بننا چاہتے ہو تو احسان کرو۔ اگر اس سے بھی زیادہ کامل بننا چاہتے ہو تو محض ذاتی ہمدردی اور طبعی جوش سے بغیر نیت کسی شکر یا ممنونِ منت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کرنے کے بنی نوع انسان سے نیکی کرو۔ بدی کا بدلہ
اسی قدر بدی ہے اسی طرح دیگر معاشرتی احکام کا
ذکر فرمایا۔ اسی ضمن میں اسلام اور عیسائیت کی
تعلیم کا موازنہ پیش کیا اور فرمایا کہ گناہوں سے بچنے
کے لئے یقین کامل چاہیئے جس کے تین درجات ہیں
(۱) علم الیقین (۲) عین الیقین (۳) حق الیقین
اس یقین کے نتیجہ میں انسان کی دنیاوی زندگی بھی
جنت بن جاتی ہے۔ اور اخروی زندگی بھی نجات
ابدی کی وارث بنتی ہے۔ پھر قرآن شریف نے
مجاہدہ کی طرف توجہ دلائی کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا
فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور كُوْنُوْا
مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کے راستے سے خدا کا وصال
تلاش کرو۔ پھر اسلام کے حقیقی مفہوم کو واضح
فرمایا کہ اپنے تمام تر قویٰ اور استعدادوں کو خدا تعالیٰ
کے سپرد کر دینا۔ یہی وہ مذہب اسلام ہے جس کے
سچے پیروؤں کو خدا تعالیٰ نے تمام گذشتہ راستبازوں
کا وارث ٹھہرایا ہے۔

بعد ازاں مختلف مذاہب کا تجزیہ فرمایا کہ
مثلاً عیسائیت میں الہام الٰہی اور فیض کا دروازہ
بند ہے۔ مسیح کے کفارہ پر ایمان لانا گناہ سے نجات
نہیں دلا سکتا۔

اسی طرح آریہ مذہب والے بھی آئندہ زمانہ میں
الہام کے منکر ہیں کیونکہ ان کے نزدیک ذرہ ذرہ
عالم کی روحیں سب خود بخود ہیں اور کسی کے ہاتھ سے
پیدا نہیں ہوا اور تمام ارواح بھی انکی طرح

قوتوں کے مالک ہیں جن کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں
اس لئے یہ مقام فکر ہے کہ پھر پرمیشر کی کیا ضرورت ہے
اور کیوں وہ مستحق پرستش ہے اور کس وجہ سے وہ سرب
شکتیمان کہلاتا ہے۔ اسی طرح تناسخ (جونوں کا بدلنا)
بھی عقلی و نقلی لحاظ سے درست نہیں۔
نیوگ کا مسئلہ بھی انسانی فطرت ہرگز قبول کرنے کے
لئے تیار نہیں۔

پھر تقریر کے دوسرے حصہ میں فرمایا کہ اب خدا
کے مسیح اور شیطان کی آخری جنگ ہے اور وہ مسیح
میں ہوں اور مجھے مخاطبہ و مکالمہ الٰہیہ سے مشرف کیا گیا
ہے اور موجودہ زمانے کی برائیوں کی اصلاح کے لئے کھڑا
کیا گیا ہے اور میری بعثت کے وقت سے دنیا میں ایک
تغیر پیدا ہو رہا ہے اور یہ ہر ایک طبقہ انسانیت میں ظہور
پذیر ہے۔ اس لئے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وہ زمانہ ہے
کہ مختلف فرقوں کو ایک قوم بنایا جائے اور مختلف
مذاہب کو ختم کر کے ایک مذہب کی برتری ثابت ہو۔ پھر
اس آخری زمانہ کی اور بھی کئی نشانیاں بیان فرمائیں۔
دریاؤں سے نہروں کا نکلنا۔ معدنیات کا نکلنا۔
زمینی علوم کا ظہور۔ کتابوں کی اشاعت۔ آلاتِ
طباعت کی ایجاد۔ نئی سواری اور سفر میں سہولت
ہو۔ چاند رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند گرہن
طاعون کی وبا وغیرہ

پھر فرمایا۔ الفاظ میں سات دن کا ذکر کرنا
اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ سرا [illegible] سات ہزار
برس کا دور ہوتا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت آدمؑ اس دور کا آدم اول تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچویں ہزار میں تشریف لائے اور ساتویں ہزار میں آدم آخر یعنی مسیح موعودؑ آیا۔ الغرض سات ہزار سال کی تقسیم اس طرح ہے کہ پہلا ہزار سال نیکی کا اور دوسرا ہزار بدی کا باری باری آتے ہیں۔ اس لحاظ سے ساتواں ہزار سال نیکی کا تھا جس میں مجھے مسیح ثانی بنا کر بھیجا گیا۔ اور الہامات سے بعض پیشگوئیاں میری تصدیق کے لئے بیان فرمائیں چنانچہ ایک پیشگوئی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اکیلا نہیں چھوڑے گا اور لوگ کثرت سے میرے پاس آئیں گے۔ دوسری یہ کہ ان لوگوں کے ذریعہ کافی تعداد ہوگی۔ تیسری یہ کہ لوگ اس سلسلہ کو معدوم کرنے کی کوشش کریں گے اور اس نور کو بجھاویں گے۔ اور چوتھی پیشگوئی یہ ہے کہ اس سلسلہ کے دو مرید شہید ہونگے پھر اس کے بعد وفات مسیح کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ میں اس مسیح کا بروز ہوں اور تحدّی فرمائی کہ اگر کوئی شخص چالیس دن بھی میرے پاس رہے تو کوئی نشان دیکھ لے گا۔

...

سفرنامہ : بقیہ صفحہ ۴۵

عام طور پر روزانہ رات کو بعض سٹیشن ایک بجے اور بعض دو بجے بند ہوتے۔ آخری پروگرام کسی مشہور فلم کا ہوتا تھا۔ ایک اور دلچسپ چیز جو ٹی وی پر دیکھی وہ یہ تھی کہ بعض اوقات کوئی مشہور شخص تقریر کر رہا ہے تو ساتھ ہی سکرین کے ایک کونے میں ایک عورت گونگوں اور بہروں کے لئے اس کا ترجمہ کرتی چلی جا رہی ہے۔ یہ ترجمہ ہاتھوں اور انگلیوں کے اشاروں سے ہوتا ہے۔ جسے گونگے بہرے بخوبی سمجھ لیتے ہیں۔ ٹی وی پر مختلف جانوروں پرندوں، مچھلیوں، کیڑوں مکوڑوں پر دلچسپ پروگرام ہوتے جن میں ان کی زندگی، عادات، خصوصیات اور افزائش نسل وغیرہ پر معلومات پیش کی جاتیں یہ پروگرام بچوں اور طالب علموں کے لئے بڑے مفید ہوتے ہیں۔

تلفظ میں ان لوگوں نے حبشی تلفظ کا خاصا اثر اپنا لیا ہے مثلاً Testimony کو بجائے ٹیسٹی منی کے "ٹسٹی مونی" کہیں گے۔ بعض الفاظ کے تلفظ مجھے کچھ عجیب سے معلوم ہوئے مثلاً carolina کو کیرولینا کی بجائے "کیرولائنا" کہتے تھے Madina کو مدینہ کی بجائے میڈائنا کہتے تھے۔ اسی طرح anta یعنی اینٹی کو انیٹائی کہتے تھے۔

الغرض ٹی وی بہت دلچسپ اور مفید ایجاد ہے چاہوں تو اس پر ایک طویل داستان لکھتا چلا جاؤں لیکن اسی پر بس کرتا ہوں آخر دوسرے موضوع بھی ہیں (باقی آئندہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اداریہ "جمعہ کی تعطیل" - صفحہ ۴ سے آگے

یہ روز جمعہ جس کی تعطیل کے لئے ہم مسلمان رعایا یہ عرضداشت بھیجتے ہیں۔ اگرچہ بہت اہم کام اس میں عبادات کا خاص طور پر ادا کرنا اور اسلامی ہدایات کو اپنے علماء سے سننا ہے۔ لیکن اور کئی رسوم مذہبی بھی اسی دن میں ادا ہوتی ہیں۔ اور خدا نے ہمیں قرآن میں اس دن کے التزام کی اس قدر تاکید کی ہے کہ خاص اسی کے التزام کے لئے ایک سورت قرآن میں ہے جس کا نام سورۃ الجمعہ ہے اور حکم ہے کہ سب کام چھوڑ کر جمعہ کے لئے مسجدوں میں حاضر ہو جاؤ۔ سو ہر ایک دیندار کو یہی غم ہے کہ ہم ہمیشہ کے لئے خدا کے نافرمان نہ ٹھہریں۔

(۸) آٹھویں یہ کہ اسلامی سلطنت کے زمانہ میں ہمیشہ اس ملک میں جمعہ کی ہی تعطیل ہوتی تھی۔

(۹) ہم رعایا کی یہ بھی تمنا ہے کہ جس طرح اسلامی ریاستوں میں ان سلاطین کا شکر کے ساتھ خطبہ میں ذکر ہوتا ہے جو مذہبی امور میں قرآن کے منشاء کے موافق مسلمانوں کو آزادی دیتے ہیں۔ ہم بھی جمعہ کی تعطیل کے شکریہ میں اور دیگر بلاد کے مسلمانوں کی طرح یہ دائمی شکر جمعہ کے منبروں پر اپنا وظیفہ کر لیں کہ سرکار انگریزی نے علاوہ اور مراحم اور الطاف کے ہم پر یہ بھی عنایت کی نظر کی جو ہمارے دینی عظیم الشان دن کو جو مدت سے اس ملک برٹش انڈیا میں مردہ کی طرح پڑا تھا پھر نئے سرے سے زندہ کر دیا۔ سو بلاشبہ یہ ایسا احسان ہوگا کہ مسلمانوں کی ذریت کبھی اس کو فراموش نہیں کرے گی اور اسلامی تاریخ میں ہمیشہ عزت کے ساتھ یہ شکر ادا کیا جائے گا۔

بالآخر ہم رعایا کی دعا ہے کہ ہماری گورنمنٹ کو خدا تعالیٰ ہمارے سروں پر رکھے اور ہماری اس عاجزانہ التماس کو قبول کرنے کے لئے آپ اس کے دل میں القاء کرے پھر ہمیں اس شکر کی توفیق بخشے جو ایسی خسروانہ مراحم کے پاداش میں ہر ایک انسان کا فرض ہے اور ہم رعایا جو اس درخواست کو باُمید منظوری گورنمنٹ عالیہ میں روانہ کرتے ہیں ان کے نام معہ کل پتہ و نشان منسلکہ نقشوں میں درج ہیں۔

الملتمس: اہل اسلام وفادار رعایا گورنمنٹ برٹش انڈیا جو اس ملک کو دار الحرب نہیں سمجھتے

یکم جنوری ۱۸۹۶ء

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان"

(بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحات ۲۱۶ تا ۲۲۶)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فاستبقوا الخیرات

اخبار مجالس

● **کراچی صدر:** مورخہ ۱۳ تا ۲۰ فروری مجلس خدام الاحمدیہ کراچی صدر نے ہفتہ اصلاح و ارشاد منایا۔ جس کے دوران غیر از جماعت احباب کو مختلف مواقع پر چائے کی دعوت دی گئی اور ان مختلف دعوتوں میں ۱۴۲ احباب غیر از جماعت نے شرکت کی اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر کے ۱۵۰۰ نسخے غیر از جماعت احباب میں تقسیم کئے گئے۔ ان احباب کے ساتھ نشست کے بعد اُن کے سوالات کے تسلی بخش جوابات کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

● **راولپنڈی:** مورخہ ۳ مارچ ۷۷ء کو مسجد نور راولپنڈی میں عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا جس میں بزرگ علماء نے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو پیش کئے۔ اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے مسجد نور کو اندرونی اور بیرونی طور پر اس طرح سجایا کہ خاموش تبلیغ کا ایک ذریعہ بن گئی۔ قرآن کی آیات، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کا کلام مختلف بینرز پر لکھ کر لگایا گیا۔

● **لانڈھی کورنگی:** مورخہ ۵ مارچ ۷۷ء کو مجلس خدام الاحمدیہ لانڈھی کورنگی کے زیر انتظام جلسہ سیرۃ النبی صلعم، پیشگوئی مصلح موعود۔ مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس سے مکرم عبدالحی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی اور مکرم منظور احمد شاہ صاحب ناظم تعلیم و تربیت ضلع کراچی، مکرم محمد عثمان صاحب چینی مربی سلسلہ کراچی اور فضل الرحمن صاحب صدر حلقہ لانڈھی کورنگی نے خطاب فرمایا۔ اور آخر میں میاں عبدالحی صاحب نے دعا کروائی اور اجلاس برخواست ہوا۔ اس اجلاس میں خدام و اطفال کی حاضری سو فیصد تھی۔

● **چک ۹ پنیار:** مورخہ ۲۴ اپریل کو مجلس خدام الاحمدیہ چک ۹ پنیار نے بھلوال شہر جانے والی سڑک پر ایک پل پر وقار عمل منایا۔ یہ پل ۱۲ خدام اور ۱۰ اطفال کی ۴ گھنٹے کی مسلسل کوشش سے ۶ فٹ مزید چوڑا کر دیا گیا۔ اس وقار عمل میں دیکھا دیکھی کئی غیر از جماعت اطفال بھی شریک ہو گئے۔

● **ربوہ:** ۲۹ اپریل کو مسجد اقصیٰ گراؤنڈ میں مجلس ہذا نے آہستہ اور تیز سائیکل ریس کے مقابلے کروائے ان مقابلوں میں ۱۶۰ اطفال اور خدام نے حصہ لیا۔ ۳۰ اپریل کو ۹ بجے شام ایوان محمود میں محترم مرزا طاہر احمد صاحب نے ایک تقریب میں ان مقابلوں میں کامیاب ہونے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۲) مورخہ ۱۶ تا ۲۰ مئی مجلس ہذا نے آل ربوہ کبڈی ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جس میں ربوہ کے سات محلوں کی ٹیموں نے شرکت کی یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ ٹورنامنٹ کے آخری روز فائنل میچ کے بعد ایک مختصر سی تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اہالیانِ ربوہ یہ مقابلے روزانہ بڑی دلچسپی سے دیکھتے رہے اور حاضری کافی رہی۔

(۳) مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے شعبۂ خدمت خلق کے زیر انتظام اڈہ لاریاں پر روزانہ ٹھنڈا پانی پلانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ روزانہ ۱۵ خدام ڈیوٹی دے رہے ہیں ہر روز اوسطاً ۸۰ مشک پانی اور ۹ من برف خرچ کر کے روزانہ تقریباً پانچ ہزار افراد کو مفت ٹھنڈا پانی پلایا جاتا ہے خدام کی اسی بے لوث خدمت کے جذبہ سے سرشار گرمی کی شدت کے باوجود یہ خدمت بجا لا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین!

(۴) ماہ جون میں بلاک وار اجلاسات عام کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:۔

(۱) ۱۳ر جون کو رحمت بلاک (الف) کا اجلاس ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ اس اجلاس میں ۱۵۰ خدام و اطفال شریک ہوئے۔

(۲) ۱۴ر جون کو یمن بلاک کا اجلاس ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد اعلانات ہوئے اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ۳۵ منٹ تک نماز باجماعت کی اہمیت پر نہایت دل نشین پیرایہ میں خطاب فرمایا۔ اس اجلاس میں ۳۵۰ خدام و اطفال اور انصار شامل ہوئے نیز ۳۰ ممبرات لجنہ بھی شامل ہوئیں۔

(۳) ۱۹ر جون کو صدر بلاک (ب) کا اجلاس مسجد نور میں منعقد ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم و اعلانات کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے پون گھنٹہ تک غلبۂ اسلام اور جماعت احمدیہ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس جلسہ میں ۳۲۵ خدام، اطفال و انصار شامل ہوئے۔

(۴) ۲۰ر جون کو تلاوت، عہد اور نظم و اعلانات کے بعد نصرت بلاک کے اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ایک گھنٹہ ۵ منٹ تقریر کی۔ آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد اور نماز باجماعت کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ اس اجلاس میں ۴۰۰ خدام و اطفال و انصار شریک ہوئے۔

(۵) ۲۱ر جون کو صدر بلاک کا اجلاس مسجد مہدی میں منعقد ہوا۔ تلاوت، عہد، نظم اور اعلانات کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے پون گھنٹہ خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریوں کے متعلق نہایت مؤثر خطاب فرمایا کل حاضری خدام و اطفال و انصار ۱۵۰ تھی۔

(۶) ۲۲ر جون کو رحمت بلاک کا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت، عہد، نظم اور اعلانات کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے لا اکراہ فی الدین کی انتہائی ایمان افروز تفسیر فرمائی اور خدام کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گوشوارہ رپورٹس ماہانہ کارگزاری مجالس خدام الاحمدیہ از نبوت / نومبر تا ہجرت / مئی ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد مجالس	رپورٹس جو آنی چاہئیں	موصولہ رپورٹس
۱	پشاور	۵	۳۵	۲۲
۲	مردان	۱	۷	۵
۳	ہزارہ	۵	۳۵	۲۹
۴	ڈیرہ اسمعیل خان	۱	۷	۷
۵	بنوں	۱	۷	x
۶	کوہاٹ	۲	۱۴	۶
۷	راولپنڈی	۹	۶۳	۴۰
۸	جہلم	۱۴	۹۸	۴۳
۹	کیمبلپور	۲	۱۴	۶
۱۰	گجرات	۳۳	۲۳۱	۱۳۱
۱۱	سرگودھا	۵۸	۴۰۶	۱۶۹
۱۲	جھنگ	۲۳	۱۶۱	۱۲۷
۱۳	لائلپور	۸۱	۵۶۷	۵۰۲
۱۴	میانوالی	۵	۳۵	۱۴
۱۵	لاہور	۲۸	۱۹۶	۱۱۴
۱۶	سیالکوٹ	۸۹	۶۲۳	۱۴۷
۱۷	گوجرانوالہ	۳۵	۲۴۵	۱۱۴
۱۸	شیخوپورہ	۵۷	۳۹۹	۱۸۹
۱۹	ملتان	۲۲	۱۵۴	۲۴
۲۰	وہاڑی	۱۷	۱۱۹	۷
۲۱	مظفرگڑھ	۱۴	۹۸	۴۲
۲۲	ساہیوال	۲۳	۱۶۱	۳۶
۲۳	ڈیرہ غازی خان	۱۲	۸۴	۱۵
۲۴	بہاولپور	۱۴	۹۸	۱۹
۲۵	بہاولنگر	۳۰	۲۱۰	۶۶
۲۶	رحیم یار خان	۱۸	۱۲۶	۱۹
۲۷	سکھر	۴	۲۸	x
۲۸	جیکب آباد	۲	۱۴	x
۲۹	لاڑکانہ	۷	۴۹	۱۴
۳۰	دادو	۳	۲۱	x
۳۱	خیرپور	۱۲	۸۴	۴۹
۳۲	نواب شاہ	۲۱	۱۴۷	۱۲
۳۳	حیدرآباد	۱۶	۱۱۲	۶۰
۳۴	بدین	۹	۶۳	۲۲
۳۵	سانگھڑ	۷	۴۹	۱۵
۳۶	تھرپارکر	۲۸	۱۹۶	۷۵
۳۷	کراچی	۹	۶۳	۵۴
۳۸	کوئٹہ	۱	۷	۱
۳۹	میرپور (آزاد کشمیر)	۳	۲۱	۱۰
۴۰	کوٹلی "	۷	۴۹	۵
۴۱	مظفرآباد "	۳	۲۱	x
	کل میزان	۷۳۱	۵۱۱۷	۲۲۱۲

(خالد مسعود نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

MONTHLY KHALID RABWAH
WAFA 1356 H.S. —— JULY, 1977 —— Regd. No. L 5830
Editor : H. M. AHMAD
Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ
اپنی ضروریات کے لئے

میسرز بشیر اینڈ کمپنی

کی خدمات حاصل کریں

—► ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز ◄—

گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری ، ریلوے ، ٹیلیگراف اور
ٹیلیفون ، واپڈا اور دوسرے

تیار کنندگان ہارڈویر - تعمیری میٹیریل - ہر قسم کا جوڑ والا اور بغیر جوڑ کا پائپ - ٹیوب - کھمبے - کاسٹ آئرن - اس سے متعلقہ ہر قسم کا سامان....

سٹاکسٹ اینڈ سپلائرز آئرن اینڈ اسٹیل - جی ، آئی شیٹ - پلیٹ (چادر) - کانٹے والی تار - ہر قسم کا میٹل - زنک - لیڈ - ٹین - تانبہ اور پلمبنگ کا ہر قسم کا سامان...

ہیڈ آفس :

حمید منزل نمبر ۸۹ انارکلی لاہور (فون ۵۲۷۸۳)

برانچیں :

لوہا مارکیٹ ، لاہور

77, KMC گارڈن مارکیٹ ، لارنس روڈ ، کراچی
(فون ۷۸۵۶۴)

مبارک لائبریری نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا۔